



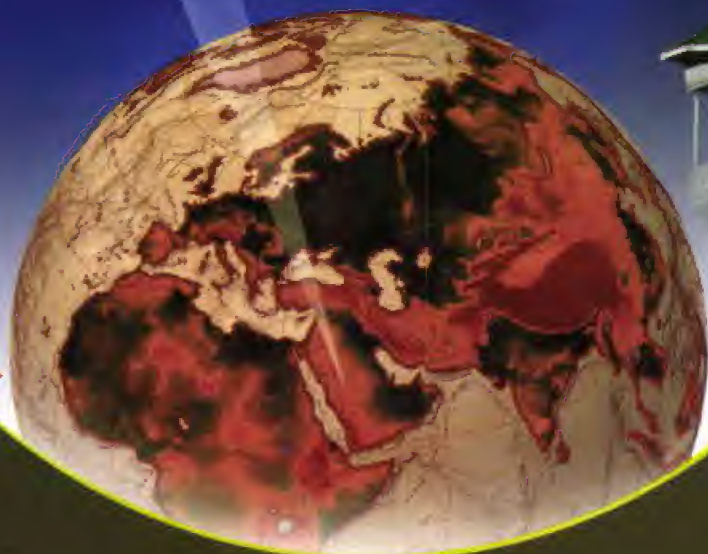
# روزوں کے مسائل

مؤلف

محمد اقبال کیلانی

کتاب الصیام

تألیف الشیخ محمد اقبال کیلانی



1423 H

1423 H

۲۰ روپے  
دو روپے

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالبدية

# کتاب الصَّحیح : فزون کے مسائل



لَلصَّيَامِ رُجَّتْ عَنْ النَّارِ وَلَهُ فِيهِ حَيَاتٌ

وہ لوگ جسے پچھنے کے لئے مسائل (صحابہ وغیرہ سے) دیتے تھے

محفوظ ال کیلانی

جامعہ کتب سنو۔ الزین

ملنے کا پتہ

مکتبۃ الفرقان (حی الوزارات) الریاض

ٹیلی فون نمبر ۴۵۶۲۴۱۰

نام کتاب	کتاب الصيام
مولف	محمد اقبال کیلانی
کتابت	خالد محمود کیلانی
ناشر	المکب الصارنی للدهوة والإرشاد بالبیعة، الرياض
قیمت	وقف لله

پتہ

۱۔ المکتب التعاونی للدهوة والإرشاد بالبیعة - الرياض (قسم الجالیات)

ص - ب 24932 الرياض 11456

تلفون 433-0888 فاکس 430-1122

۲۔ محمد اقبال کیلانی

ص - ب 800 الرياض 11421

تلفون گھر 4065632 آفس 4676412

## تعارف ”تَفْهِيْمُ الْاِسْمَاءِ“ پروگرام

نجات اخروی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عمل صالح کی شرط مقرر فرمائی ہے۔ ایمان اور عمل صالح ہے کیا؟  
ایمان اور عمل صالح صرف وہی معتبر ہے جو کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ ایمان اور عمل صالح کی وہ تمام شکلیں جو کتاب و سنت سے ثابت نہیں، اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

مَنْ أَحَدَّثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

ترجمہ : جس نے ہمارے دین میں کسی ایسے کام کی ابتداء کی جس کی بنیاد شریعت میں موجود نہیں، وہ کام مردود ہے۔  
(بخاری و مسلم)

ہمارے معاشرہ کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ عوام الناس کی کثیر تعداد محض کتاب و سنت کی تعلیمات سے لاعلمی کی بنا پر ایسے ایمان اور اعمال پر کاربند ہے جن کا دار و مدار محض آباد اجداد کی تقلید، معاشرہ کے رسم و رواج، خاندانی روایات، علماء سوء کی ایجاد کردہ بدعات اور غیر مسلموں سے مستعار لئے ہوئے تصورات پر ہے، جو قیامت کے دن فائدہ پہنچانے کی بجائے نقصان اور خسارے کا باعث بنیں گے۔ العیاذ باللہ!

کتاب و سنت کی روشنی میں عوام الناس کی ٹھیک ٹھیک رہنمائی کرنے کے لئے ”تفہیم الاسلام“ کے نام سے ایک جامع پروگرام وضع کیا گیا ہے، جس کے تحت مختلف موضوعات پر مختصر اور دیدہ زیب کتابچے طبع کئے جائیں گے، ان شاء اللہ! جن میں درج ذیل امور کو خاص طور پر پیش نظر رکھا جائے گا :

۱۔ تمام مسائل قرآنی آیات یا احادیث مبارکہ کے حوالے سے تحریر کئے جائیں گے۔

ب۔ احادیث مبارکہ صرف صحیح اور حسن درجہ کی شامل اشاعت کی جائیں گی۔

ج۔ اپنی طرف سے کسی تبصرو یا تشریح سے مکمل گریز کیا جائے گا۔

د۔ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کا ترجمہ آسان اور سلیس اردو زبان میں کیا جائے گا۔

مذکورہ پروگرام کے تحت گزشتہ چند سالوں کے دوران میں مختلف موضوعات پر مختلف زبانوں میں جو کتب طبع ہو چکی

ہیں یا زیر طبع ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے :

### مطبوعہ کتب :

- |   |                         |                      |
|---|-------------------------|----------------------|
| ۱ | کتاب الصیام :           | اردو، انگریزی، سندھی |
| ۲ | کتاب البیاض :           | اردو، تنگو، سندھی    |
| ۳ | کتاب الصلاة على النبي : | اردو، سندھی          |
| ۴ | کتاب الزکاة :           | اردو                 |
| ۵ | کتاب التوحید :          | اردو، انگریزی        |
| ۶ | کتاب الصلاة :           | اردو، تنگو           |
| ۷ | کتاب اتباع السنہ :      | اردو، انگریزی، سندھی |
| ۸ | کتاب الہعاد :           | اردو، سندھی          |

### زیر طبع کتب :

- |   |                         |  |
|---|-------------------------|--|
| ۱ | کتاب الصیام :           | بنگالی                                     |
| ۲ | کتاب الطہارۃ :          | تنگو، فرانسیسی                             |
| ۳ | کتاب الزکاة :           | سندھی                                      |
| ۴ | کتاب الجہاد :           | اردو                                       |
| ۵ | کتاب التوحید :          | سندھی، بنگالی، پشتو، فارسی، فرانسیسی، چینی |
| ۶ | کتاب الصلاة :           | انگریزی                                    |
| ۷ | کتاب اتباع السنہ :      | انگریزی، تنگو                              |
| ۸ | کتاب الصلاة على النبي : | بنگالی                                     |
| ۹ | کتاب الحج والعمرة :     | اردو                                       |

زیر طبع کتب کی طباعت کے بعد دیگر موضوعات مثلاً کتاب النکاح والعلاق کتاب الآداب کتاب السیر کتاب الحدود کتاب الامارۃ والقضاء کتاب السباق اور کتاب الفتن وغیرہ پر بھی ایسی ہی کتب طبع کی جائیں گی، ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دین اسلام کی تنصیف و تعلیم کے سلسلہ میں پہلے سے کی گئی کوششوں میں ”تنصیف الاسلام“ پروگرام کی کوشش ایک نئے باب کا اضافہ ثابت ہوگی، ان شاء اللہ!

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

(مؤلف)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي

فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي

كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ

(رواه البخاری)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا :

”جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی  
اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا“

(سے تندی نے بیٹ کیا ہے)

”تفہیم الاسلام“ پروگرام کا مقصد عوام الناس کو سادہ اور عام فہم

زبان میں کتاب و سنت کی تعلیمات

سے روشناس کرانا ہے ○



# الفہرست

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	۸
۲	اصْطِلَاحَاتُ الْحَدِیْثِ مُخْتَصَرًا	مختصر اصطلاحات حدیث	۱۳
۳	قَرَاهِیۃُ الصَّیَامِ	روزے کی فرہیت	۱۵
۴	اَنْقُلُ الصَّوْمِ	روزے کی کفیلیت	۱۶
۵	اَهْمِیۃُ الصَّوْمِ	روزے کی اہمیت	۱۹
۶	رُؤِیۃُ الْهَلَالِ	چاند دیکھنے کے مسائل	۲۲
۷	النِّیَّۃُ	نیت کے مسائل	۲۶
۸	السَّحُورُ وَالْاِفْطَارُ	سحری و افطاری کے مسائل	۲۸
۹	صَلَاۃُ الرَّاویِجِ	نماز تراویح کے مسائل	۳۳
۱۰	رُخْصۃُ الصَّوْمِ	روزے کی رخصت کے مسائل	۴۱

نمبر شمار	اسماءُ الأبواب	نام ابواب	صفحہ نمبر
۱۱	صِيَامُ الْفَصَاءِ	تھاروں کے مسائل	۴۵
۱۲	الْحَالَاتُ الَّتِي لَا يَكْرَهُ فِيهَا الصَّوْمُ	وہ امور جن سے روئے کر وہ نہیں ہوتا	۴۹
۱۳	الْأَشْيَاءُ الَّتِي لَا يَجُوزُ فَعْلُهَا مِنْ الصَّائِمِ	وہ امور جو روزے کی حالت میں ناجائز ہیں	۵۴
۱۴	الْأَشْيَاءُ الَّتِي تَفْسِدُ الصَّوْمَ	روزے کو فاسد کرنے یا توڑنے والے امور	۵۷
۱۵	صِيَامُ التَّطَوُّعِ	نفل روزے	۶۰
۱۶	الصِّيَامُ الْمَنْعُوعُ وَالْمَكْرُوهُ	منوع اور مکروہ روزے	۶۶
۱۷	الْإِعْتِكَافُ	اعتکاف اور اس کے مسائل	۷۲
۱۸	فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ	لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کے مسائل	۷۵
۱۹	صَدَقَةُ الْفِطْرِ	صدقہ فطر اور اس کے مسائل	۷۸
۲۰	صَلَاةُ الْعِشَاءِ	نماز عید اور اس کے مسائل	۸۱
۲۱	الْأَحَادِيثُ الضَّعِيفَةُ وَالْمَوْضُوعَةُ فِي الصَّوْمِ	روزوں کے بارہ میں ضعیف اور موضوع احادیث	۹۳



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَتَابَعْتُ!

**ماہِ صیام۔** نزولِ قرآن کا مہینہ، اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ، صبر کا مہینہ، فراخی رزق کا مہینہ، ایک دوسرے سے خیر خواہی کا مہینہ، جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا مہینہ، ماہِ صیام ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے ذکر و فکر، تسبیح و تہلیل، تلاوت و نوافل۔ صدقہ و خیرات گویا ہر قسم کی عبادت کا ایک عالمی موسم بہار جس سے دنیا کا ہر مسلمان اپنے اپنے ایمان اور تقویٰ کے مطابق حصہ پا کر دل کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک دیتا کرتا ہے عبادت کے اس عالمی موسم بہار کا جسے ٹھیک ٹھیک نظارہ کرنا ہو۔ وہ اس ماہِ مقدس کے بابرکت یل و نہار میں عز و شرف والے گھر۔ بیت اللہ شریف — میں جا کے دیکھے جہاں دن کے وفات میں ذکر و فکر کی محفلیں، تلاوت قرآن کی مجالس، احکام و مسائل کے حلقے، طواف کرنے والوں کا جھوم عاشقان اور رات کے اوقات میں ریسائٹرز کے روح افزا اور ایمان پرورد مناظر کس طرح گنہگار سے گنہگار انسان کے دل میں بھی شوقِ عبادت پیدا کر دیتے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشر میں (۲۰ سے ۳۰ رمضان تک) نیازمندانِ راہ و فاکِ حرم شریف میں حاضری سے رونقیں دہچند ہو جاتی ہیں۔ ذرا قصور کیجئے مطافِ بیت اللہ شریف کے گرد طواف کرنے کی جگہ کا مختصر سا حصہ چھوڑ کر باقی سارا مطاف، مسجد الحرام کے تمام وسیع و عریض برآمدے پہلی منزل اور اس کے اوپر چھت تمام جگہیں کچا کچ بھری ہوئی ہیں کہیں بھی بل دھرنے کو جگہ نہیں، نیم شب کے

پرسکون اور فاعش لھے، سائے سیاہ ریشمی غلاف میں ڈھکی ہوئی بیت اللہ شریف کی بلند وبالابڑ بیت عمارت  
اوپر کھلا آسمان اور فضا کی بکراں دستیں، آسمان اُؤل پر اللہ رب العالمین کے جلوہ فرما ہونے کا تصور، انوار  
وجہیات کے اس رُوح پرور ماحول میں امام حرم فضیلۃ الشیخ علی عبدالرحمن حذیفی حفظہ اللہ تعالیٰ تلاوت  
قرآن پاک کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے قرآن ابھی ابھی نازل ہو رہا ہے۔ امام کعبہ فضیلۃ الشیخ عبداللہ بنعلی  
حفظہ اللہ تعالیٰ کی پرسوز اور پردرد آواز گونجتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے فضا کو چیرتی ہوئی سیدھی عرش  
الہی پر دستک لے رہی ہے۔

● رَبَّنَا وَلَا تَحْبِلْ لَنَا مَا لَا خَافَةَ لَكَ ابْنَةٌ  
وَأَعْفُ عَنَّا ذُنُوبَنَا وَاعْفِ عَنَّا وَارْحَمْنَا  
أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ .  
(۲۸۶ ۱۲)

اے ہمارے پروردگار! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال  
جس کو اٹھانے کی ہمارے اندر طاقت نہیں۔ ہمارے گناہ معاف  
فرما، ہم سے درگزر کر، ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا آقا ہے  
کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

● رَبَّنَا وَإِنَّا مَاعَدْنَا عَلَى  
رُسُلِكَ وَلَا جُنْدٍ نَايَوْمَ الْقِيَمَةِ، أَنْتَ لَا تُخْلِفُ  
الْمِيعَادَ  
(۱۹۴-۳)

اے ہمارے پروردگار! اپنے رسولوں کے ذبیحے جن  
افعات کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے ہیں وہ افعات عطا فرما، اور  
قیامت کے روز میں ہمارا کر بلا شبہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا  
یا اللہ! تو ہمیں اپنی طرف سے اتنا ڈر عطا فرما جس سے تو  
ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے۔

● اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَا تُؤْخِذْنَا فِي  
مَنْحُولٍ بِه بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاہِدِكَ  
نعم قرآن کے موقع پر خصوصی دعاؤں کے لیے حرم شریف کے بزرگ ترین امام فضیلۃ الشیخ عبداللہ بنعلی  
حفظہ اللہ تعالیٰ جب اللہ کے حضور ہاتھ پھیلا کر کھڑے ہوتے ہیں تو سارا حرم اہل ہوں اور سیکڑوں میں  
ڈوب جاتا ہے۔ امام حرم کی شروع و ختم سے پُر آنسوؤں میں بھیگی ہوئی آواز تک رک کر سنائی دیتی ہے۔

● اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَا تُؤْخِذْنَا فِي  
مَنْحُولٍ بِه بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاہِدِكَ  
اے اللہ! ہمارے پروردگار! ہمیں ناکام و ناملودا پس نہ کرنا

یہ سراسر عالمِ بے خودی میں اپنے لیے اور اپنے اہل و عیال کے لیے دعائیں، مسلمانینِ عالم کے لیے دعائیں، مجاہدینِ اسلام کے لیے دعائیں، مسلم ممالک کے سربراہوں کے لیے دعائیں، نوجوانوں کے لیے دعائیں، اسلام کی سر بلندی کے لیے دعائیں، زندہ اور فوت شدہ

تمام مسلمانوں کی مغفرت اور بخشش کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ جی چاہتا ہے کاش یہ انول گھڑیاں اور بارگاہِ طویل تر ہو جائیں یہ لمحے جو گنج گزرا یا یہ اور سرمایہ حیات ہیں کون جانے کس خوش نصیب کو دوبارہ میسر آئیں۔ دل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کریم کی رحمان و رحمِ ذات اپنے عاجز، محتاج اور دسانہ حل بندوں کو بڑی محنت و شفقت اور کرم کی نظروں سے دیکھ رہی ہے خالق و مخلوق میں کوئی پردہ حائل نہیں اور خالق اپنی مخلوق کے پھیلانے ہوئے دامن اور اٹھانے ہوئے ہاتھوں کو کبھی بھی غالی واپس نہیں لوٹائے گا۔ عبادت و ریاضت کا یہ ذوق و شوق اور ایمان و یقان کی کیفیت عبادت کے اسی موسم بہار سے تعلق رکھتی ہیں۔ عبادت کے اس سائے اتہام کی غرض و غایت اور مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود

اس کی وضاحت فرمادی ہے ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو اتم پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی و گناہوں سے بچنے والے بنو“ (۱۸۲:۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی روزے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ”روزہ گناہوں سے بچنے کے لیے دُعا ہے روزہ دار غصہ باتیں نہ کرے کوئی یہودہ کام نہ کرے اور اگر کوئی شخص گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے پر اتر آئے تو صرف اتنا کہہ دے ”میں روزے سے ہوں“ (بخاری شریف) بلاشبہ نیکی کرنا بڑے

اجر و ثواب کا باعث ہے لیکن نیکی کرنے کے ساتھ ساتھ برائی سے بچنا اس سے بھی زیادہ اہم معلوم ہوتا ہے جس کی وضاحت مسلم شریف کی اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا ”جانتے ہو مفلس کون ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں وہ مفلس ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا

میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز غارِ روزہ اور زکوٰۃ جیسے اعمال لے کر آئے گا لیکن کسی کو گامی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا کسی کو مارا ہوگا چنانچہ اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کر دی جائیں گی اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوموں کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں ڈالنے شروع کر دیئے جائیں گے حق کر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس حدیث پاک سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ برائیاں خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی ان سے بچنا کتنا ضروری ہے مفسر المبارک کا مہینہ اس لحاظ سے بہت ہی فضیلت کا حامل ہے کہ اس کی غرض و غایت ہی گناہوں سے بچنے کی تربیت کرنا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے شیا طین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے تاکہ جو شخص گنہوں سے رکنا اور بچنا چاہتا ہو اسے کوئی رکاوٹ محسوس نہ ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ رحمتوں اور برکتوں کے اس مقدس مہینے میں تھوڑی سی کوشش اور ارادے سے بھی ہر آدمی کی طبیعت نیکی کی طرف راغب اور نگاہوں سے بچنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ پس جس نے مہینہ بھر دن کے اوقات میں ترک طعام کے ساتھ رات کے اوقات میں قیام کر کے بندگی رب کا احساس پختہ کر لیا، جسم کی بے قابو خواہشات کو روک کر تزکیہ نفس کو جزیرہ بنالیا، اپنے اندر حیوانی تقاضوں کو دبا کر روحانی قوتوں کو بھلا بخشی، گناہ اور برائی سے توبہ کر کے نیکی اور بھلائی کا راستہ اختیار کرنے کا محکم ارادہ کر لیا اس نے روزے کے اغراض و مقاصد حاصل کر لیے اور بلا مقصد کی برکتوں سے اپنا حق پالیا۔

کتاب الصیام میں ہم نے روزے کے وہ مسائل جمع کیے ہیں جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں پہلی اشاعت میں بعض دوستوں نے چند احادیث کی طرف توجہ دلائی جو ضعیف تھیں موجودہ اشاعت سے انہیں نکال دیا گیا ہے۔ اب ابوالفتح تمام احادیث حسیہ یا صحیحہ دہے کی ہیں (انشاء اللہ) مسائل کے اعتبار سے پہلی اشاعت میں تشنگی محسوس کی گئی تھی لہذا موجودہ اشاعت میں بہت سے ضروری مسائل کا اضافہ کر دیا گیا ہے اسباب علم کی طرف سے کسی بھی چھوٹی یا بڑی غلطی کی نشاندہی پر ہم ان کے غلوں دل سے

شکر گزار ہوں گے۔

لن یکے آخر میں موزوں کے باو میں بعض ضعیف یا مستور (محض احادیث بھی دی گئی ہیں اگرچہ ایسی تمام احادیث ترمذی (نیک اعمال کی عزت دلاتا) یا ترمذی (کسی گناہ کے انجام سے ڈراتا) کے بار میں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی عمل کی فضیلت جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو خواہ وہ کتنی ہی عمل کی ترمذی دلاتے والی کیوں نہ ہو، اسی طرح وہ ترمذی جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو خواہ وہ کتنی ہی گناہ سے روکنے والی کیوں نہ ہو دین کا حصہ نہیں بن سکتی نہ عمل کی ترمذی یا ترمذی کے بار میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ارشادات جو تو وہ ہیں ان پر کسی قسم کا اضافہ کرنا اللہ جل جلالہ کے حکم لَا تَزِدْ شَيْئًا بَيْنَ يَدَيَّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (ترجمہ: میں نواں اضافہ اس کے رسول سے آگے نہ کر دوں۔ سورہ بقرہ آیت ۲۳۰) کی نافرمانی میں ہی آئے گا۔ لہذا اس حدیث کے بار میں واضح ہو جائے کہ وہ ضعیف یا مستور ہے خواہ معقول کے اعتبار سے وہ حدیث صحیح احادیث کے قریب تر ہی کیوں نہ ہو، اسے بیان نہیں کرنا چاہیے۔

ہماری اس ساری محنت اور کاوش کا مقصد صرف یہ ہے کہ عام لوگوں میں براہ راست حدیث شریف پڑھنے اور جاننے کا شوق پیدا ہو اور محض سُنی سنائی یا بلا حوالہ پڑھی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی بجائے حدیث رسول کو اپنے عمل کی بنیاد بنانے کی سوج اور فکر عام ہو۔ تمام مسلمانوں کے نزدیک دین صرف اللہ صرف وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول نے حکم دیا ہے یا جسے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسی بنیادی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے دینی مسائل احادیث صحیحہ کے حوالے سے خوبصورت اور عام فہم انداز میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا تھا کتاب العیاض اس سلسلہ کی پہلی کاوش تھی جو ۱۴۰۵ھ ہجری میں نزول قرآن کے مبارک مہینہ میں ہی پہلی مرتبہ شائع ہوئی اور اب ۱۴۰۸ھ میں دوبارہ شائع ہو رہی ہے۔

ہم اپنے مالک حقیقی کے حضور بعد عجز و نیاز سرسجود میں کہ اس نے ہماری کم ملی ابلے بضاعتی اور

تمام تر کمزوریوں کے باوجود کتاب الصیام کی دوبارہ اشاعت کی توفیق عطا فرمائی، اگر اس کا فضل و کرم اور توفیق و عنایت شامل حال نہ ہوتی تو یہ کتاب پایہ تکمیل تک نہ پہنچتی۔ واللہ علیٰ ذلک۔  
 اس کار خیر میں شروع سے لے کر آخر تک جن جن حضرات نے مجھے ساتھ تعاون کیا ہے  
 ہم ان کے شکر گزار ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اس کتاب کو حدیث بیکیہ شینز کے تمام معاونین اور  
 قارئین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

رَبَّنَا آتِنَا لَكَ نَتَّيْبَةً وَأَنْتَ السَّيِّعُ الْمَلِيصُ

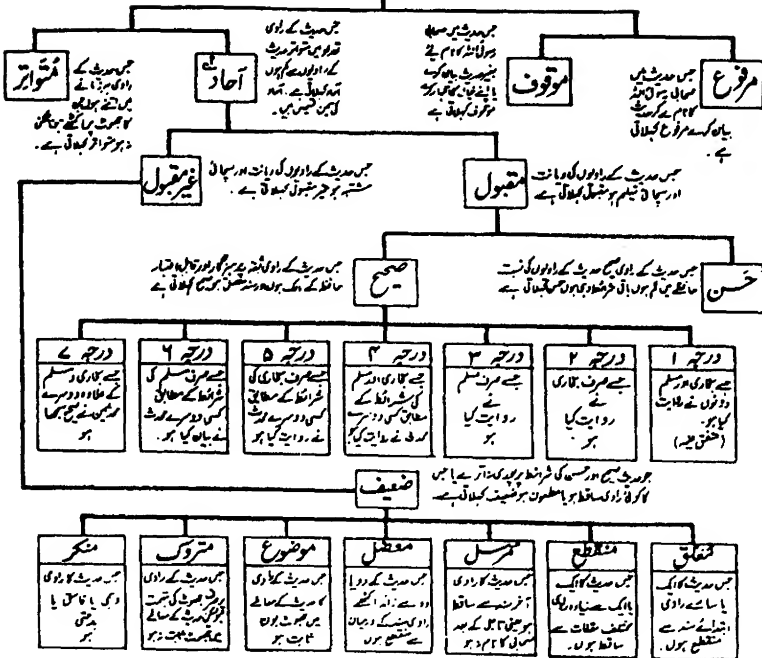
محمد اقبال کیلانی عفا اللہ عنہ

الریاض، مملکت العربیہ السعودیہ

۲۱ ذی الحجہ، ۱۴۰۶ ہجری مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۸۶ء



## حدیث



یہ سوال شکاکانہ، غویٰ حدیث ہے، آپ کا مکمل فعلی حدیث، آپ کی جہات تقریری حدیث لکوائے ہے۔  
 اگرچہ حدیث کے راوی بزرگ ہیں اور اسے زائد ہے ہر فتنہ جو۔ جس کے راوی کسی زمانے میں کم کے زور ہے ہر عبد بنیفا اور جب حدیث کا راوی کسی فلسفہ پر ایک  
 راغب غریب لکوائے ہے۔

## اصطلاحات کتب

- [illegible]

# فَرَضِيَّةُ الصِّيَامِ

## روزے کی فرضیت

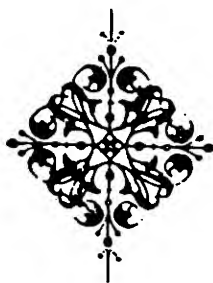
مسئلہ ۱ روزہ اسلام کے بنیادی فرائض میں سے ایک فرض ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر

ہے۔ ۱۔ کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ وان محمد عبده ورسوله، ۲۔ نماز قائم کرنا، ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا، ۴۔ حج

اور ۵۔ رمضان کے روزے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔





# فَضْلُ الصَّوْمِ

## روزے کی فضیلت

مسئلہ ۲ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُحَتَّ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسَلِّطُ الشَّيَاطِينُ مُتَمَقِّمُونَ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳ رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ملتا ہے۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مَرَأَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَتَنِيَتْ اسْمَهَا مَا مَنَعَكَ أَنْ تَحْجِي مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاصِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدُهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاصِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاصِحًا نَنْصُحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَأَعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمَرَةَ فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عطاء رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ

نے انصاف کی ایک عورت (آتم نشان سے فرمایا) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کا نام بھی لیا مگر میں بھول گیا ہوں تم ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں جلتیں! عورت نے عرض کیا ہمارے پاس صرف دو اونٹ تھے ایک پر میرا شوہر اور دوسرا دونوں حج کے لیے گئے ہیں اب ایک اونٹ گھر میں ہے جس پر ہم پانی وغیرہ لاتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا: ”اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ ۴** روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی سفارش کئے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الصَّيَامُ أَيْ رَبِّ مَنْعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنْعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ قَالَ فَيُشَفِّعَانِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: ”اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات (پوری کرنے) سے روک رکھا لہذا اس کے بارہ میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات (قیام کیلئے) سوئے رکھے لہذا اس کے بارہ میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔“

**مسئلہ ۵** دونوں کا اجر بے حساب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يَصْغَفُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَلِهَا إِلَى سَبْعِينَ مِائَةً ضَعُفٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا

الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ اللَّصَائِمِ فَرَحَّانَ  
فَرَحَهُ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرَحَهُ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَحْلُوفُ قِمِ الصَّائِمِ أَطْلَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ  
رِيحِ الْمُسْكِ وَالصَّيَّامِ حُتَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصُحَبْ  
فَإِنْ سَابَتْهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي أُمْرُؤٌ صَائِمٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے ہر نیک عمل کا ثواب  
دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک (نیت اور خلوص کے مطابق) بڑھا کر دیا جاتا ہے لیکن روزے  
کے ثواب کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار  
اپنی ساری خواہشات اور کھانا پینا صرف میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی  
ہیں ایک خوشی روزہ افطار کرنے وقت دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔ مزید آپ  
نے فرمایا روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے نیز آپ نے فرمایا  
کہ روزہ (گناہوں سے بچنے کے لیے) ڈھال ہے۔ ہذا جب کسی کا روزہ ہو تو فحش کوئی اور بیہودہ  
بائیں نہ کرے اگر کوئی اُسے برا بھلا کہے یا لڑنے کی کوشش کرے تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار  
ہوں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ  
ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الزَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ. مُتَّفَقٌ  
عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے  
آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک کا نام زینان ہے اُس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں  
گے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

# اَهْمِيَّةُ الصَّوْمِ

## روزے کی اہمیت

مسئلہ ۶ ایک فرض روزہ بلا عذر ترک کرنے کا کفارہ سادی عمر کے روزے بھی نہیں بن سکتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَذْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے بلا عذر یا بلا مرض ایک روزہ بھی ترک کیا سادی عمر کے روزے بھی اس کا کفارہ نہیں بن سکتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے :

مسئلہ ۷ رمضان کی برکتوں سے محروم رہنے والا بے نصیب ہے۔

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَ كُمْ وَفِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُجْرَمُ خَيْرَ مَا إِلَّا كُلُّ عَمْرٍ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ جو تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسا ہے جو (قدر و منزلت کے اعتبار سے)

ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس (کی سعادت حاصل کرنے سے محروم رہا وہ ہر جہلائی سے محروم رہا نیز فرمایا  
لیلة القدر کی سعادت سے صرف بے نصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ ۸** رمضان پانے کے باوجود مغفرت حاصل نہ کر سکے والے کیلئے ہلاکت ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْضَرُوا  
الْمُنْبَرَّ ۖ فَاحْضَرْنَا فَلَمَّا أَرْتَقَىٰ دَرَجَةً قَالَ (أَمِينَ) فَلَمَّا أَرْتَقَىٰ الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ  
قَالَ (أَمِينَ) فَلَمَّا أَرْتَقَىٰ الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ (أَمِينَ) فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَرَضَ  
لِي فَقَالَ بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُعْفَرْ لَهُ قُلْتُ (أَمِينَ) فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ  
قَالَ بَعْدَ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يَصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ (أَمِينَ) فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ  
قَالَ بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبُوبِهِ الْكَبِيرُ عَنْدهُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ  
(أَمِينَ) . رَوَاهُ الْحَاكِمُ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ .

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام  
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو منبر لانے کا حکم دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین منبر سے آئے  
جب نبی اکرم ﷺ پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو  
فرمایا آمین۔ اسی طرح جب تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین۔ جب رسول اکرم ﷺ  
منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آج ہم نے آپ سے ایسی  
بات سنی جو اس سے پہلے نہیں سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جناب جبریل میرے پاس آئے  
اور کہا اس آدمی کے لیے ہلاکت ہے جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گنہوں  
کی بخشش اور معافی حاصل نہ کر سکا اس کے جواب میں میں نے آمین کہی پھر جب میں دوسری  
سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریل نے کہا ہلاکت ہے اس آدمی کے لیے جس کے سامنے آپ کا

ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے اس کے جواب میں بھی آمین کہی پھر جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریلؑ نے کہا جس شخص نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی اس کے لیے بھی ہلاکت ہو میں نے جواب میں کہا آمین۔ اسے حاکم نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے

### مسئلہ ۹ روزہ غزروں کا عبرت ناک انجام

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
بَيْنَا أَنَا تَائِمٌ أَنَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَخَذَا بِصَبْعِي قَاتِيَا بَيْنَ جَبَلٍ وَغَرٍّ فَقَالَا إِصْعَدْ فَقُلْتُ  
إِنِّي لَا أَطِيقُهُ فَقَالَا إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ فَصَعِدْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ  
إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ قُلْتُ مَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوا هَذَا عَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ  
انْفَلَقَ بَيْنِي قَادَا أَنَا يَقُومُ مُعَلِّقِينَ بِعَرَاقِيهِمْ مُسَقِّفَةً أَشْدَّ أَفْهِمْ تَسِيلُ أَشْدَّ أَفْهِمْ  
دَمًا قَالَ قُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحْلُلِهِ صَوْمِهِمْ . . .  
الْحَدِيثَ رَوَاهُ ابْنُ حَزِيمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میں سو یا ہوا غصا اور میرے پاس دو آدمی آئے۔ انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک شکل چڑائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا اس پہاڑ پر چڑھیں میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے سہولت پیدا کر دیں گے۔ پس میں چڑھ گیا۔ حتیٰ کہ میں پیادگی کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سیں میں نے پوچھا یہ آوازیں کس ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے۔ جہاں میں نے کچھ لوگ اٹے ٹکے ہوئے دیکھے جن کے منہ کو چیر دیا گیا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے (خزیمہ ابن حبان)



## رُؤْيَا الْهِلَالِ

### چاند دیکھنے کے مسائل

مسئلہ ۱۰۔ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر ونسے شروع کرنے چاہئیں۔  
 مسئلہ ۱۱۔ شعبان کے آخر میں اگر مطلع ابراؤد ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرنے چاہئیں اگر رمضان کے آخر میں مطلع ابراؤد ہو تو رمضان کے تیس دن پورے کرنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ عُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چاند دیکھ بغیر رمضان کے روزے شروع نہ کرو اور چاند دیکھے بغیر رمضان ختم نہ کرو۔ اگر مطلع ابراؤد ہو تو بیسنے کے تیس دن پورے کر لو اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ ایک مسلمان کی گواہی پر روزے شروع کیے جاسکتے ہیں۔  
 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَرَأَى النَّاسَ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں (کیا تھیں) نے چاند دیکھا اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا کہ میں نے چاند دیکھا ہے چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا

اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳ رمضان کی پہلی تاریخ کے چاند کے بظاہر چھوٹا یا بڑا ہونے سے شک میں نہیں پڑنا چاہیے۔

عَنْ أَبِي الْبُحَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ قُلْنَا لَيْلَةٌ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ مَذْلُورٌ وَيَهُ فَهُوَ لِلَّيْلِ لَيْلَةٌ رَأَيْتُمُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو بختری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم عمرہ کے لیے (دینہ سے) روانہ ہوئے جب نخلہ کے مقام پر پہنچے تو سب نے (دیکھا) چاند دیکھا کچھ لوگوں نے کہا یہ تو تیسری رات کا چاند لگتا ہے (بڑا ہونے کی وجہ سے) کچھ لوگوں نے کہا دوسری رات کا لگتا ہے۔ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے کچھ لوگوں نے اسے تیسری رات کا کہا ہے کچھ نے دوسری رات کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا تم نے کون سی رات چاند دیکھا تھا اہم نے بنایا کہ فلاں فلاں رات دیکھا تھا تو وہ کہنے لگے..... اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے دیکھنے کے لئے جوکر دیا تھا، چنانچہ وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے اسے دیکھا۔

اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴ نیا چاند دیکھنے پر یہ دعا پڑھنا سنون ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ



قَالَ: اَللّٰهُمَّ اٰهَلَهُ عَلَيْنَا بِالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ.  
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنی اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے "یا الہی ہم پر چاند اس، ایمان اور سلامتی کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵ چاند دیکھ کر روزہ شروع کرنے اور چاند دیکھ کر ختم کرنے کے لیے اس وقت حاضر علاقے یا ملک کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۶ دورانِ رمضان ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرنے پر اگر سفر کے روزوں کی تعداد حاضر علاقہ میں ماہِ رمضان کے روزوں کی تعداد سے زائد بنتی ہو تو زائد دنوں کے روزے ترک کر دینے چاہئیں یا نفل روزے کی نیابت رکھنے چاہئیں اگر تعداد مُنبتی ہو تو عید کے بعد مطلوبہ تعداد پوری کرنی چاہیے۔

عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ اُمَّمَ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ اِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، فَقَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَصَّيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتِهْلَ عَلَى رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ رَأَيْتَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ وَرَأَاهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ. فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا تَزَالُ تَصُومُ حَتَّى تُكْتَلَبَ ثَلَاثِينَ اَوْ تَرَاهُ فَقُلْتُ اَفَلَا تُكْتَفِي بِرُؤْيَا مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ لَا هَكَذَا اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت کریم رضی اللہ عنہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام) سے مروی ہے کہ حضرت اتم فضل رضی اللہ عنہما حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی) نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کاٹم (شام) بھیجا کر یہ کہتے ہیں کہ میں نے شام آ کر ان کا کام کیا - میں ابھی شام ہی میں تھا کہ رمضان کا چاند نظر آ گیا - میں نے بھی جمعہ کی رات چاند دیکھا - پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ (واپس) آ گیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے چاند کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے (وہاں) چاند کب دیکھا تھا میں نے جواب دیا کہ ہم نے تو جمعہ کی رات دیکھا تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پھر پوچھا کیا تم نے بھی دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں - بہت سے دوسرے آدمیوں نے بھی دیکھا تھا اور سب لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسرے دن یعنی ہفتہ کا روزہ رکھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے تو چاند ہفتہ کے دن یعنی ایک دن کے فرق سے دیکھا ہے - ہم اسی حساب سے روزے رکھتے رہیں گے - یہاں تک کہ تیس دن پورے کر لیں یا چاند دیکھ لیں - میں نے عرض کیا کیا آپ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رویت اور ان کے روزے کو کافی نہیں سمجھتے ؟ فرمایا نہیں ہمیں رسول اکرم ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے - اے احمد مسلم - ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے -

مسئلہ ۱۷۱ ابر کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہ دے اور روزہ دکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آچکا ہے تو روزہ گھول دینا چاہیے -

حدیث نماز عید کے مسائل میں مسئلہ نمبر ۱۶۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں -



## النِّسِيَّةُ تَبَرُّجِ مَسَائِلِ

مسئلہ ۱۸ اعمال کے اجر و ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِلكُلِّ أَمْرِيءٌ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا  
يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عمر بن خطابؓ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلے ملے گا جس نے دنیا حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی اسے صرف دنیا ہی ملے گی (اور ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا) اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی اسے بس عورت ہی ملے گی (اور ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹ دکھاوے کا روزہ شرک ہے ۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي  
فَقَدْ أَشْرَكَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت شداد بن اوسؓ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور

جس نے دکھا دے کہ یہ صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹ روزہ کی نیت دل کے ارادے سے ہے مگر الفاظ و یصوم غیہ غیر منقول ہیں

مسئلہ ۲۰ فرضی روزے کی نیت فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصَّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے

فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا

مسئلہ ۲۱ نفلی روزہ کی نیت دن میں نہ وال سے پہلے کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ۲۲ نفلی روزہ کسی وقت کسی بھی وجہ سے توڑا جاسکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذْنٌ صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدِي لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرَيْنِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ

میرے گھر تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے۔ ہم نے کہا "نہیں"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اچھا تو پھر میرا روزہ ہے" کسی اور دن پھر نبی اکرم ﷺ

ہمارے گھر تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں (ملوہ) کا خنق آیا ہے، رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا "تو لاؤ میں صبح سے روزے سے تھا" پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا

✱

اسے سلم نے روایت کیا ہے۔

# السُّحُورُ وَالْإِفْطَارُ

## سحری افطاری کے مسائل

مسئلہ ۲۴ سحری کھانے میں برکت ہے۔

مسئلہ ۲۵ نیند سے اٹھ جانے کے بعد جان بوجھ کر سحری ترک نہیں کرنی

چاہیے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَهً. مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ کیونکہ

سحری کھانے میں برکت ہے۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶ رمضان میں فجر کی اذان سے پہلے سحری کے لیے اذان دینا سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات ہی کو سحری سے

قبل اذان دے دیا کرتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک کھاؤ پیو جب

تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دے دیں۔ اس لیے کہ ابن ام مکتوم اس وقت تک اذان نہیں

دیتے جب تک فجر نہ ہو جائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۲۷ سحری تاخیر سے کھانی چاہیے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدَرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ خَمْسِينَ آيَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سحری کھاتے اور فجر کی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ میں نے پوچھا سحری کھانے اور نماز فجر کی جماعت ادا کرنے میں کتنا وقفہ ہوتا تو انہوں نے بتایا کہ چپاس آیتوں کی تلاوت کے وقت کے برابر۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت۔ سحری کھا کر نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے سحری ختم کرتے ہی اذان ہو جاتی اور اس کے بعد اذان و جماعت کا درمیان فی وقفہ چپاس قرآنی آیات کی تلاوت کے وقت کے برابر ہوتا یعنی دس سے پندرہ منٹ تک۔

مسئلہ ۲۸ سحری کھاتے اذان ہو جائے تو کھانا فوراً ترک کرنے کی بجائے جلدی

جلدی کھا لینا چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِنَاءُ فِي يَدِهِ فَلَا يَضَعُهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی اذان سنے اور پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے فوراً نہ رکھ دے بلکہ اپنی ضرورت پوری کر لے اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹ افطار میں جلدی کرنی چاہیے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ جیلائی پر قائم رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- اگر کسی جگہ سورج غروب ہونے کے بعد چاند انتظار کر کے اذان دی جاتی ہے تو وہاں سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لینے والے نے جلدی افطار کرنے کی سنت پر عمل کر لیا۔

مسئلہ ۳۰ روزہ افطار کرنے کے لئے غروب آفتاب شرط ہے۔  
مسئلہ ۳۱ جہاز پر سوار ہوتے وقت اگر روزہ افطار کرنے میں پندرہ منٹ باقی تھے لیکن پرواز کی مطلوبہ بلندی پر پہنچ کر سورج ایک گھنٹہ بعد غروب ہوا تو روزہ بھی ایک گھنٹہ بعد (یعنی غروب آفتاب کے بعد) ہی افطار کیا جائے گا اسی طرح سحری کے وقت کا تعین بھی حاضر جگہ اور مقام کے لحاظ سے کیا جائے گا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا وَآذَرَ النَّهَارُ مِنْ هَهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.  
حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رات آجائے ، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ کھول لے" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲ تنازعہ کھجور، خشک کھجور (چھوٹا) یا پانی سے روزہ افطار کرنا منہوں ہے۔  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ

يَصَلِّي عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَمَيِّزَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ مَيِّزَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوں تو کھجوروں سے افطار فرماتے اگر کھجوریں نہ ہوں تو چند گھونٹ پانی سے ہی افطار فرمایتے۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی روایت کیا ہے

**مسئلہ ۳۳ روزہ افطار کرتے وقت درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے**

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ : ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبَسَّتِ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے — ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبَسَّتِ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ —  
”پیا س ختم ہوئی لگیں تر ہو گئیں اور روزے کا ثواب انشاء اللہ پکا ہو گیا۔“  
اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ ۳۴ روزہ افطار کرنے والے کا اجر روزہ افطار کرنے والے کے برابر ہے۔**

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ . رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَطَرَ صَائِتًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا تِرْمِذِيُّ  
حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی نیکی کم نہ ہوگی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔



## صَلَاةُ التَّرَاوِيحِ

### نماز تراویح کے مسائل

مسئلہ ۳۵ نماز تراویح گذشتہ صفحہ گن ہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

مسئلہ ۳۶ رمضان میں تراویح یا قیام رمضان باقی مہینوں میں تہجد یا قیام اللیل ہی کا دوسرا نام ہے۔

مسئلہ ۳۷ غیر رمضان میں نماز تہجد کی نسبت رمضان میں قیام تراویح کی تاکید و فضیلت زیادہ ہے

مسئلہ ۳۸ نماز تراویح کی مسنون کعتیں آٹھ ہیں لیکن غیر مسنون کعتوں کی کوئی حد نہیں جو جتنی چاہے پڑھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور قیام کا طریقہ میں نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے، ہذا جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں میں قیام کیا، وہ اس طرح گن ہوں سے پاک ہو گیا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ اسے احمد، نسائی اور ابن ماجہ روایت کیا ہے

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ

صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ. يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُؤَيْنٍ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطُؤَيْنٍ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا زَوَاهِ الْبُخَارِيِّ.

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کیسی ہوتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں رات کی نماز یعنی تراویح (یا غیر رمضان میں) ات کی نماز (یعنی تہجد) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول حسن کا کیا کنہ پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول حسن کا کیا کنہ پھر تین رکعت و نواذ فرماتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹ نماز تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔

مسئلہ ۳۰ نماز تراویح دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ ۳۱ وتر کی ایک رکعت لگ پڑھنی بھی منون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيُ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ منازعشا اور نماز

فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بنا تے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

مسئلہ ۳۲ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف تین دن تراویح

باجاماعت پڑھائی۔

مسئلہ ۴۳ غواتین نماز تراویح مسجد میں جا کر ادا کر سکتی ہیں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّىٰ يَبْقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّىٰ ذَهَبَ نُلْكُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّىٰ ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ؟ فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّىٰ يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامٌ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّىٰ يَبْقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَصَلَّىٰ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّىٰ تَخُوفُنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ السَّحُورُ. وَوَاهُ الْخُمُسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی تیسویں رات) انتہائی رات گزر جانے تک نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی پھر حضور اکرم ﷺ نے چوبیسویں شب کو نماز تراویح نہیں پڑھائی پچیسویں شب آدمی رات گزر جانے تک نماز تراویح پڑھائی ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا اچھا ہو اگر آپ رمضان کی باقی راتوں میں بھی ہمیں نفل نماز پڑھائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے امام کے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز تراویح باجماعاً ادا کی) اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی حتیٰ کہ تیس روز باقی رہ گئے اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ستائیسویں شب نماز پڑھائی جس میں اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کیا یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے ختم ہونے کا ڈر ہوا میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا فلاح کیا ہے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ”سحری“ اسے مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ نے روایت

کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۴۴ ۱۔ وتروں کی تعداد ایک آیتیں، اور پانچ ہے جو جتنے چاہے پڑھے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَدُّ رَحَقٍ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِيَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِيَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِيَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے۔ البتہ ترجیح

کسے وہ پانچ پڑھے، جو پندرہ کرے دہ تین پڑھے اور جو پندرہ کسے وہ ایک پڑھے۔ اسے ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے

روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵ ایک تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھنا مننون ہے۔

مسئلہ ۴۶ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری میں الکافرون تیسری میں سورۃ الاحقاف

پڑھنی مننون ہے۔

وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبْعِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهَا. رَوَاهُ التَّيَمِيُّ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتوں

میں سے پہلی میں سورۃ الاعلیٰ دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاحقاف پڑھا کرتے اور سلام آخری (یعنی تیسری) رکعت ہی میں پھیرتے تھے۔ اسے نسائی نے روایت کیا

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِي بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ فِيْهِنَّ. رَوَاهُ التَّيَمِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت دُور پڑھتے اور ان کے درمیان فاصلہ نہیں کرتے تھے ایسی تہنید نہیں بیٹھتے تھے اسے نساؤی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۷ دُتروں میں دعا قنوت رکوع سے قبل اور بعد دونوں طرح پڑھنی جائز ہے  
سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَفِي رَوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دعا قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح پڑھی ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۸ دعا قنوت جو نبی اکرم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دُتروں میں پڑھنے کے لیے سکھائی۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ هَدِيَّتَ وَعَافِيَّتِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَكَّلْنِيْ فِيمَنْ تَوَكَّلْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ عَافَيْتَ وَلَا يَعْزُزُ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكَتْ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَانِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دُتروں میں پڑھنے کے لئے یہ دعا قنوت سکھائی۔ الہی مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما، مجھے عافیت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی ہے، مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے۔ جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان

میں برکت عطا فرما۔ اس بڑائی سے مجھے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے۔ بلاشبہ فیصلہ کرتے والا تو ہی ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتا، اے ہمارے پروردگار۔ تیری ذات بڑی بابرکت اور بلند و بالا ہے۔ اسے ترمذی ابو داؤد و نسائی ابی ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۹ دوسری مسنون دعا کے قنوت یہ ہے۔

عَنْ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّهُ قَنَتَ فَقَالَ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ :  
 اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ ، وَنُؤْمِنُ بِكَ  
 وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْحَمْدَ كُلَّهُ وَنُشْكُرُكَ ، وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ  
 مَنْ يَقْفِرُكَ . اللَّهُمَّ إِنَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ  
 نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَحْشَى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ الْخُلْدَ بِالْكَافِرِ مُلْحَقٌ .

رَوَاهُ الْأَثَرُمُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا قنوت پڑھا کرتے تھے "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یا اللہ تم مجھ سے مدد چاہتے  
 ہیں مجھ سے ہدایت اور بخشش کے طلبگار ہیں اور تیرے حضور توبہ کرتے ہیں مجھ پر ایمان لاتے ہیں اور  
 تجھ پر عہد کر کے ہیں تیری ہر طرح کی بہترین تعریف کرتے ہیں۔ تیرا شکر ادا کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے  
 جو شخص تیری نافرمانی کرے ہم اس سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ یا اللہ! ہم صرف  
 تیری ہی بندگی کرتے ہیں۔ صرف تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں صرف تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں صرف  
 تیری ہی راہ میں محنت اور جدوجہد کرتے ہیں۔ ہم تیری رحمت کے ابد وار ہیں تیرے عذاب سے  
 ڈرتے ہیں۔ بیشک کافروں کو تیرا عذاب پہنچ کر رہے گا۔ اسے اثرم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰ تین راستے تم وقت میں قرآن کریم ختم کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَقَعْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تین رات سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرتا ہے وہ قرآن کو نہیں سمجھتا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے مسئلہ ۵۱ ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا (ثینینہ) خلاف سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں ختم کیا ہو۔ نہ ہی ہی اکرم ﷺ نے کبھی پوری رات قیام میں گزاری نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھے۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۲ سجدہ تلاوت میں سینوں دعا پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجْدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَنِي وَسَقَى سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَنِّيُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام الیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے ”میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا۔ جس نے اسے پیدا کیا۔

اور اپنی طاقت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔ اسے ابوداؤد، ترمذی

اور نسائی نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۵۳ فرضوں کے علاوہ باقی نمازوں میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَوْمَئِذٍ عَبْدَهَا ذَكَرَ أَنَّ مِنَ الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھایا کرتا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۴ نفل عبادت میں جب تک شوق اور رغبت تکمیل کرنے میں چاہئے تکلیف یا تھکاوٹ محسوس ہو تو چھوڑ دینی چاہئے۔

مسئلہ ۵۵ عبادت میں اعتدال پسندیہ ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَةً وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفل نماز اپنی طبیعت کی خوشی اور شوق کے مطابق پڑھو جب طبیعت تھک جائے تو بیٹھ جاؤ۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی ہمت کے مطابق عبادت کرو اللہ (اجر دیتے دیتے) کبھی نہیں تھکتا جبکہ تم عبادت کرنے کرنے تھک جاتے ہو۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا



عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ «رَوَاهُ مُسْلِمٌ» .  
 حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم فلاں آدمی کی طرح نہ ہو جانا جو رات کو عبادت کے لیے اٹھا کرتا تھا پھر اس نے انھیں چھوڑ دیا۔  
 اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



## رُخْصَةُ الصَّوْمِ روزے کی نہایت کے مسائل

مسئلہ ۵۶ سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا دونوں درست ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ حَمْرَةَ بِنَ عَمْرٍو وَالْأَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آتَاهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا، کیا میں سفر میں روزہ رکھوں۔ ۱۴۹ اور وہ کثرت سے روزے رکھنے والے تھے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”اگر چاہے تو رکھ چاہے نہ رکھ۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَ عَمْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سولہویں روزے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض لوگوں نے چھوڑ دیا نہ روزہ دار نے بے روزہ پر اعتراض کیا نہ بے روزہ نے روزہ دار پر اعتراض کیا۔ اسے

مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۷۔ حیض و نفاس والی عورت مذکورہ حالت میں روزہ رکھنے نماز پڑھے۔  
البتہ بعد میں روزے کی قضا ادا کرنی ہوگی نماز کی نہیں۔

مسئلہ ۵۸۔ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنے کی ضرورت ہے۔  
بعد میں صرف قضا ہوگی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ. فَذَلِكَ مِنْ تَقْصَانِ دِينِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا ایسا نہیں  
یعنی ایسا ہے کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور  
اُس کے دین میں کمی کا یہی وجہ ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكُفَيْيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمَوْضِعِ الصَّوْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ

حضرت انس بن مالک الکفیی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ و شطر نماز کی رخصت دی ہے جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے  
والی کو روزہ و شطر نماز کی رخصت دی ہے۔ اسے احمد ابو داؤد ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الشَّيْخَ وَوُجُوهُ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلَى خِلَافِ الرَّأْيِ فَلَا يَحِدُّ الْمُسْلِمُونَ بِذَا مِنْ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصَّيَّامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو الزناد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رانے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔ اپنی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائفہ روزوں کی قضا تو دے لیکن نماز کی قضا نہ دے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ ۵۹** سفر یا جہاد میں شوری کے پیش نظر روزہ ترک کیا جاسکتا ہے اور اگر رکھا ہو تو ٹوڑا جاسکتا ہے۔ اس کی صرف قضا ہوگی کفارہ نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ وَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ - الْمَاءُ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُصْفَانَ - أَقْطَرُ فَلَمْ يَزَلْ مُقْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حسنت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان میں مکہ پر چڑھائی کی تو روزہ رکھا ہوا تھا جب مقام کدیدہ کو پہنچے اور عسفان کے درمیان ایک چشمہ پر پہنچے تو (مغرب سے پہلے) روزہ کھول لیا اور اس کے بعد پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ ۶۰** بڑھاپا یا ایسی بیماری جس کے ختم ہونے کی توقع نہ ہوگی وہ بھرے روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کیا جاسکتا ہے ایک روزہ کا فدیہ کسی مسکین کو کھانا کھلانا،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي وَالْحَافِظُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بڑھے آدمی کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی گئی ہے۔ لیکن وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو ادودقت کا کھانا کھلائے اور اس پر کوئی قضا نہیں۔ اسے دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ ۶۱** ایسے تمام امور جن میں روزے کی رخصت سے مثلاً بیماری، سفر، بڑھاپا جہاں

عورت کے معاملے میں حمل اور ارضاع وغیرہ کے ہوتے ہوئے بھی کوئی شوق سے روزہ رکھ لے لیکن بعد میں روزہ نبھانے کے تو اسے روزہ توڑ دینا چاہئے۔ اس صورت میں صرف قضا ہوگی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زَحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبَرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دورانِ سفر لوگوں کا ہجوم دیکھا لوگ ایک آدمی پر سایہ کیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے! لوگوں نے عرض کیا ”روزہ دار ہے۔“ آپ نے ارشاد فرمایا: دورانِ سفر اس حالت میں روزہ رکھنا صحیح نہیں ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



## صِيَامُ الْقَضَاءِ

### قضا و زوں کے مسائل

مسئلہ ۶۲ فرض ہونے کی قضا آئینہ رمضان سے پہلے کئی وقت بھی ادا کی جاسکتی ہے  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا  
أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھ پر رمضان کے روزے باقی رہتے اور میں قضا  
ہونے شعبان سے پہلے رکھنے کا موقع نہ پاتی ۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۶۳ فرض و زوں کی قضا متفرق طور پر یا لگاتار دونوں طرح جائز ہے ۔  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : نَزَلَتْ فَعِدَةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ مُتَتَابِعَاتٍ  
فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٌ . رَوَاهُ الدَّارِ قُطَيْبِيُّ فَقَالَ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ روزوں کے بارہ میں پہلے یہ آیت نازل ہوئی کہ قضا دو دن  
(رمضان کے علاوہ) دوسرے دنوں میں مسلسل رکھے جائیں لیکن بعد میں مسلسل روزے رکھنے کا حکم ختم ہو گیا ۔  
اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا بَأْسَ أَنْ يُفَرِّقَ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (قضا روزے رکھنے میں) الگ الگ روزے رکھے

جائیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”کہ دوسرے دنوں میں تعدا دپوری کی جائے“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۴ مرنے والے کے قضا روزے اُس کے وارث کو رکھنے چاہئیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس پر فرض روزے رکھے باقی ہوں تو اس کا وارث قضا روزے رکھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۵ کسی شخص نے پورا سال قضا روزے نہ رکھے اور دوسرا رمضان اُگیا تو اسے موجودہ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد گزشتہ رمضان کی قضا کے ساتھ روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَجُلٍ مَرَضَ فِي رَمَضَانَ فَأَفْطَرَ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَذْرَكَ رَمَضَانَ آخِرُ قَالَ: يَصُومُ الَّذِي أَذْرَكَهُ سُمْ يَصُومُ الشَّهْرَ الَّذِي أَفْطَرَ فِيهِ وَيُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص بیمار ہو کر رمضان کے روزے نہ رکھ سکا پھر تندرست ہونے کے بعد بھی اگلے رمضان تک (کسی وجہ سے) روزے نہ رکھ وہ موجودہ رمضان کے روزے نہ رکھے بعد میں قضا روزے رکھے اور بعد ازاں ایک محتاج کو کھانا کھلائے۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۶ نفلی روزے کی قضا اگر فی واجب نہیں۔

عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ ۖ قَالَتْ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ - فَتَحَ مَكَّةَ - جَاءَتْ فَاطِمَةُ ، فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَأُمُّ هَانِيٍّ عَنْ يَمِينِهِ ، قَالَتْ : فَجَاءَتْ أَلْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَأَوَّلَتْهُ ، فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ تَأَوَّلَتْ أُمُّ هَانِيٍّ ۖ فَشَرِبَتْ مِنْهُ ، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً ، فَقَالَ لَهَا ، " أَكُنْتَ تَقْضِيْنَ شَيْئًا ؟ " قَالَتْ : لَا ، قَالَ " فَلَا يَصْرُكَ إِنْ كَانَ تَطْعَمًا " رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یوم فتح یعنی فتح مکہ کے روز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف آکر بیٹھیں ، اور میں (یعنی ام ہانی رضی اللہ عنہا) آپ کے دائیں طرف ، اتنے میں ایک لونڈی برتن لے کر آئی ، جس میں پینے کی کوئی چیز تھی ، لونڈی نے وہ برتن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ، آپ نے اس برتن سے پیا ، پھر وہ برتن مجھے دیا ، میں نے بھی اس سے پیا ، اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا روزہ تھا ، میں نے (آپ کا بھوٹا پینے کے لئے) روزہ توڑ دیا ، آپ نے پوچھا کیا تم نے قننا روزہ رکھا تھا " میں نے عرض کیا " نہیں " آپ نے ارشاد فرمایا " اگر نفلی روزہ تھا تو کوئی حرج کی بات نہیں - اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۷ اگر بادل کی وجہ سے روزہ افطار کر لیا پھر یقین ہو گیا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا تو اس پر قضا نہیں ہوگی۔ اسی طرح سحری کا کھانا کھایا بعد میں معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی تب بھی قضا نہیں ہوگی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلَيْسَ بِصَوْمَةٍ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بنی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی بھول کر کھاپی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَشَرَبْنَا وَنَحْنُ نَرَى أَنَّهُ مِنْ لَيْلٍ نَمَّ أَنْكَشَفَ السَّحَابُ فَإِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ نَقِضِي يَوْمًا مَكَانَهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَا نَقِضِيهِ مَا تَجَانَفْنَا الْإِسْلَامَ. ذَكَرَهُ الْحَافِظُ فِي فَتَحِ الْبَارِي .

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دورانِ رمضان میں مسجد نبوی میں بیٹھا تھا۔ ہم نے وقتِ افطار سمجھ کر روزہ افطار کر لیا۔ لیکن بعد میں بادل چھٹ گئے اور سورج نظر آگیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جن لوگوں نے روزہ افطار کیا تھا (سورج دیکھنے کے بعد) انہوں نے کہا ہم اس روزہ کی قضا ادا کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واں! ہم قضا داہیں کہیں گے۔ ہم نے بھول کر روزہ افطار کر کے، کوئی غلطی نہیں کی۔ اسے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں روایت کیا ہے۔



## الْحَالَاتُ الَّتِي لَا يُكْرَهُ فِيهَا الصَّوْمُ

### وہ امور جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

مسئلہ ۶۸ معمول چوکے کھاپی لینا روزے کو توڑتا ہے نہ مکروہ کرتا ہے۔  
 عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلَيْسَ بِصَوْمَةٍ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.  
 حضرت ابو مریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی معمول کر کھاپی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۹ مسواک کرنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔  
 عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أَحْصِي أَوْ أَعَدُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو روزہ کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے کہ گن نہیں سکتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۰ گرمی کی شدت سے روزہ دائرہ میں پانی بہا سکتی ہے۔ اس سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ صَائِمٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بنی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی نے کہا میں نے بنی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ بنی اکرم ﷺ روزے میں گرمی کی وجہ سے سر پر پانی بہا رہے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۱ روزے کی حالت میں منی خارج ہو یا اختلام ہو جائے تو روزہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الصَّوْمُ رَمًا دَخَلَ وَلَيْسَ رَمًا خَرَجَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ روزہ کسی چیز کے جسم میں داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے جسم سے خارج ہونے سے نہیں ٹوٹتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۲ سر میں تیل لگانے لکھی کہنے یا آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

مسئلہ ۷۳ ہنڈیا کا ذائقہ چکھنا ٹھوک نلگنا اور کھلی کے حلق میں چلے جانے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۷۴ روزہ دار گرمی کی شدت میں کپڑا پانی میں نہر کر کے بدن پر رکھ سکتا ہے۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا كَانَ صَوْمٌ أَحَدَكُمْ فَلْيُصْبِحْ دِهْنًا مَتَرَجِّلًا .

قَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالشَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلَقِهِ وَيَتَحَنَّلْ .

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَقَّمَ الْقِدْرَ أَوْ الشَّيْءَ.  
قَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يُتْلَعُ رُبْعُهُ. قَالَ الْحُسَيْنُ إِنَّ دَخَلَ حَلَقَهُ الذَّبَابُ فَلَا  
شَيْءَ عَلَيْهِ بَلَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثَوْبًا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ.  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اسے تیل  
کنگھی کر لینا چاہیئے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں روزہ دار کے لئے ناک میں دوا ڈال لینے  
میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حلق تک نہ پہنچے نیز روزہ دار سرمہ لگا سکتا ہے۔  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں روزہ دار ہنڈیا یا کسی دوسری چیز کا ذائقہ  
چکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

حضرت عطار اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا روزہ دار اپنا تھوک نکل سکتا ہے۔  
حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مکھی روزہ دار کے حلق میں چلی جائے تو کوئی  
حرج نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روزہ کی حالت میں کپڑا تڑکیا اور اپنے جسم پر ڈالا  
اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۵ اگر کسی پر غسل فرض تھا لیکن دیر سے اٹھا تو وہ پہلے روزہ رکھ کر بعد  
میں غسل کر سکتا ہے۔ البتہ کھانے سے قبل وضو کرنا ضروری ہے

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ  
حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ  
كَانَ لَيُصْبِحُ مُجْتَبَأًا مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ إِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ

فَقَالَتْ : مِثْلَ ذَلِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتی ہوں رسول اللہ ﷺ احتلام کے سبب سے نہیں بلکہ جماع کے سبب سے حالت جنابت میں صبح کھڑے اور (غسل کے بغیر) روزہ رکھتے (بعد میں نماز فجر سے پہلے غسل فرماتے) پھر (دونوں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہوں نے بھی یہی بات کہی اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ نَوَضًا وَصَوَّءَهُ لِلصَّلَاةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ حالت جنابت میں کھانا یا سونا چاہتے تو پہلے نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۶ روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔

مسئلہ ۷۷ گرمی کی شدت سے روزہ دار غسل یا کلی کر سکتا ہے۔

عَنْ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ تَخَضَّعْتَ بِمَاءٍ وَأَنْتَ صَائِمٌ قُلْتُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفِيمَ ؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ .

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز میرا بی بی چاہا اور میں نے روئے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض

یہ کہ آج میں نے بڑا (غلط) کام کیا ہے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بتاؤ اگر تم روزے کی حالت میں کلی کر لو تو پھر ۹ میں نے عرض کیا کلی میں کیا حرج ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر کس چیز میں حرج ہے؟ یعنی بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ - ۷۸ روزے میں پچھنے لگوانا جائز ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ.  
«رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ».

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔  
وضاحت :- علاج کے طور پر سوئی، بیڈ، یا استرے کے ساتھ پٹلی سے خون نکالنے کو پچھنے لگوانا کہتے ہیں۔



# الْأَشْيَاءُ الَّتِي لَا يَجُوزُ فِعْلُهَا مِنَ الصَّائِمِ

وہ امور جو روزے کی حالت میں ناجائز ہیں

مسئلہ ۷۹ غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، لڑائی جھگڑا کرنا روزے کی حالت میں ناجائز ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ بِرَجُلٍ حَاجَةٍ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّيَّامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِهِ أَحَدَكُمْ فَلَا يَزِفُّ وَلَا يَصْحَبُ فَإِنْ سَابَتْهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي إمْرَأٌ صَائِمٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال ہے لہذا جب کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے۔ بیہودہ پن نہ دکھائے۔ اگر کوئی دوسرا شخص روزہ دار سے گالی گلوں کرے یا جھگڑے تو روزہ دار کہہ دے (مجھے) میں روزے سے ہوں (متہاری باتوں کا جواب نہیں دوں گا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے،

مسئلہ ۸۰۔ جو روزہ دار اپنی شہوت پر قابو نہ رکھتا ہو اس کے لیے بیوی سے بے نیکی کرنا جائز نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبَلُ وَيُبَايِعُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِزَوْجِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ

دیتے اور بے نیکی کرتے لیکن وہ اپنی شہوت پر سب سے زیادہ قابو پانے والے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَحَّصَ لَهُ وَأَنَاهُ آخَرُ فَتَنَاهُ عَنْهَا فَإِذَا الَّذِي رَحَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَإِذَا الَّذِي تَنَاهَا عَنْهَا شَابٌّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے

روزے کی حالت میں (بیوی سے) بے نیکی کرنے کے بارہ میں سوال کیا نبی اکرم ﷺ نے

اسے اجازت دے دی پھر ایک اور آدمی آیا اس نے بھی وہی سوال پوچھا نبی اکرم ﷺ نے اسے

منع فرمایا (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) جس کو نبی اکرم ﷺ نے اجازت دی وہ بوڑھا تھا اور جسے نبی کریم ﷺ نے

منع فرمایا وہ جوان تھا اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۱۔ روزے کی حالت میں کئی کرتے وقت ناک میں اس طرح پانی ڈالنا

جائز نہیں کہ حلق تک پہنچنے کا قصد ہو۔

عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغُ فِي الْأُصْبُعِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.



حضرت یحییٰ بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وضو کے بعد میں مجھے کچھ بتائیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وضو پورا کر ڈنگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو لیکن اگر روزہ ہو تو پھر ایسا نہ کرو۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۲ روزہ کی حالت میں بیہودہ فحش اور جہالت کے کام یا گفتگو کو کرنا منع ہے۔

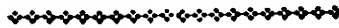
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ الصَّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ إِنَّمَا الصَّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَلْتَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ بیہودہ اور فحش کاموں سے رکنے کا نام ہے۔ لہذا اگر روزہ دار سے کوئی گالی گولج کرے یا جہالت سے پیش آئے تو اسے کہہ دینا چاہیے میں روزے سے ہوں۔

(یعنی تمہارا جواب نہیں دوں گا) اسے ابن خزمیہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تُسَابَّ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ فَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَإِنْ كُنْتُ قَائِمًا فَاجْلِسْ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں کسی کو گالی نہ دو اگر کوئی دوسرا تمہیں گالی دے تو اسے کہہ دو میں روزہ سے ہوں اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ اسے ابن خزمیہ نے روایت کیا ہے۔



# الْأَشْيَاءُ الَّتِي تُفْسِدُ الصَّوْمَ

## روزے کو فاسد کرنے یا توڑنے والے امور

مسئلہ ۸۳ روزہ کے دوران جماع کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ اس پر کفارہ بھی ہے قضا بھی۔

مسئلہ ۸۴ روزہ کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو مادہ کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ [مَا لَكَ] قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ [هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا] قَالَ لَا قَالَ [فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ] قَالَ لَا قَالَ [هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مُسْكِينًا] قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَكَتِ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُبِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَفٍ فِيهِ عَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الصَّغِيرُ - قَالَ [أَيُّ السَّائِلِ] قَالَ أَنَا قَالِدٌ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ [فَقَالَ الرَّجُلُ أَعْلَى أَفْقَرٍ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْبَابُهُ ثُمَّ قَالَ [أَطْعِمُهُ أَهْلَكَ]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے

کہ ایک صحابی آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا۔ بنی اکرم ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے۔؟“ اس نے کہا میں روزے کی حالت میں بیوی سے محبت کر بیٹھا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے۔؟ اس نے کہا نہیں بنی اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو۔؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ بنی اکرم ﷺ نے پھر پوچھا کیا ساڑھے مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو۔؟ اس نے عرض کیا نہیں بنی اکرم ﷺ نے فرمایا اچھا بیٹھ جاؤ۔ بنی اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے۔ ہم ابھی اسی حالت میں بیٹھے تھے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک کھجوروں کا عرق لایا گیا۔ عرق بڑے ٹوکے کو کہا جاتا ہے۔ بنی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے۔؟“ اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ بنی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کر دے۔“ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں۔؟“ واللہ مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔ رسول اللہ ﷺ ہنس دئیے یہاں تک کہ بنی اکرم ﷺ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ بنی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو بھی کھلا دو۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ رَمْضَانَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ تَصَدَّقْ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ «رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ».

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی بنی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا میں نے رمضان کا روزہ توڑ دیا ہے۔ بنی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: صدقہ کر، اللہ سے معافی مانگ، اور روزے کی قضا ادا کر۔ اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا ہے۔

وضاحت :- آج بھی اگر کوئی شخص ایسی صورت حال سے دوچار ہو اور تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے حسب استطاعت صدقہ کر دینا چاہئے لیکن جب تینوں میں سے کسی ایک کام کی بھی استطاعت حاصل ہو جائے تو کفارہ ادا کرنا لازمی ہوگا۔

مسئلہ ۸۵ قصداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر قضا واجب ہے

مسئلہ ۸۶ خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلَيْقُضِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ جِبَانَ وَالْحَاكِمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس روزہ کو

خود بخود قے آنے اس پر قضا نہیں ہے البتہ جو روزہ دار قصداً قے لائے وہ قضا روزہ رکھے اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۸۷ حیض یا نفاس شروع ہونے سے عورت کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

روزے کی قضا ہے نماز کی نہیں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تُصُمْ فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ دِينِهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا ایسا نہیں

ہے کہ عورت جب عافض ہو جاتی ہے تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور عورتوں کے دین میں کمی کی یہی وجہ ہے اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :- قضا کی حدیث منکر نمبر ۵۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

# صِيَامُ التَّطَوُّعِ

## نفل روزے

### مسئلہ ۸۸ نفل روزے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا إِبْتِغَاءً وَجَّهَ اللَّهُ بَعْدَهُ اللَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرَحٌ حَتَّى مَاتَ هَرِمًا زَوَاهُ أَحَدٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ایک نفل روزہ رکھا اللہ اسے جہنم سے اتنا دور کر دیں گے جتنا فاصلہ ایک کوا عین سے لے کر مرنے تک طے کر سکتا ہے۔ اسے اسے روایت کیا ہے :

مسئلہ ۸۹ ہر سال شوال میں چھ روزے رکھنے کا ثواب عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے ۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ .

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر ( ہر سال ) شوال میں بھی چھ روزے رکھے اسے عمر بھر کے

روزوں کا ثواب ملتا ہے اسے مسلم ابو داؤد نسائی ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔  
وضاحت: ۳۰ + ۶ + ۳۶ = ۷۲ روزوں کا ثواب یعنی سال بھر اور اگر ہر سال کے  
رمضان کے بعد ہر سال باقاعدگی سے، سوال کے چھ روزے لکھے جائیں تو عمر بھر کے روزوں کا ثواب ہو جائے گا۔  
مسئلہ ۹۰ باقاعدگی سے ایامِ بیض (چاند کی ۱۲-۱۳-۱۵ تا تاریخ) کو روزے  
رکھنے سے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ  
شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک رمضان سے  
دوسرے رمضان کے درمیانی عرصہ میں ہر ماہ تین دن (ایامِ بیض) کے روزے رکھنا عمر بھر روزے  
رکھنے کے برابر ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: ۱۲ × ۳ = ۳۶ روزے۔

مسئلہ ۹۱ سفر میں نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ  
الْبَيْضِ فِي حَضْرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاهُ التَّيْمِيُّ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایامِ بیض کے روزے کبھی ترک  
نہ فرماتے تھے خواہ سفر میں ہوتے یا گھر میں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۲ دورانِ جہاد نفلی روزہ رکھنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ  
صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جہاد کے دوران ایک دن کا نفل روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُسے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیں گے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۲: پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا رسول اکرم ﷺ کو پسند تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُعَرَّضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعَرَّضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سو موافق جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے ہاں پیش کیے جائیں تو میں روزہ رکھے ہوئے ہوں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۳: یوم عرفہ (نورہ والجمہ) کا روزہ گذشتہ دو سال کے (صغیر) گناہوں کا کفارہ ہے جب کہ یوم عاشورا (دس محرم) کا روزہ گذشتہ ایک سال کے (صغیر) گناہوں کا کفارہ؛  
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يَكْفِّرُ سَنَتَيْنِ مَاضِيَةً وَمُسْتَقْبَلَةً وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ يَكْفِّرُ سَنَةً مَاضِيَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا یوم عرفہ کا روزہ دو سالوں (ایک گذشتہ ایک آئندہ) کے گناہوں کا کفارہ ہے اور یوم عاشورا کا روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اسے احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

وضاحت: صرف دس محرم کا روزہ رکھنا مکروہ ہے مثلاً محرم ۱۱ ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۹۵: رسول اکرم ﷺ شعبان کے مہینے میں باقی سب مہینوں سے زیادہ

روزے رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے نہیں دیکھا نہ ہی شعبان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے دیکھا ہے۔ ۱۰ سے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۱۔ ۱۵ شعبان کو خاص طور پر قیام کرنے اور روزہ رکھنے کی تمام احادیث غیر معتبر ہیں زیادہ سے زیادہ جو چیز صحیح احادیث سے ثابت ہے وہ یہ کہ اس مہینے میں حضور اکرم ﷺ کثرت سے روزے رکھتے تھے۔

مسئلہ ۹۶ نفلی روزے رکھنے میں ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن روزہ رکھنے کا طریقہ سب سے افضل ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَرْفَعُنِي حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ تین دن کے روزے رکھو میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ رسول اللہ ﷺ برابر مجھ سے سوز کم کراتے ہے حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو ایک دن ترک کرو۔ یہ افضل ترین روزے ہیں۔



میرے بھائی حضرت داؤد کا یہی طریقہ تھا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

### مسئلہ ۹۷۔ محرم کے روزوں کی فضیلت۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے۔ اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل تہجد کی نماز ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۸۔ ہفتہ اتوار اور پیر یا منگل بدھ اور جمعرات کے کچھ روزے رکھنا بھی آپ کا معمول تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلَاثَاءِ وَالْأَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کسی مہینے ہفتہ اتوار اور سوموار کو روزے رکھتے اور کسی مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کو رکھتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

### مسئلہ ۹۹۔ سوموار کے روزے کی فضیلت

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وَلِيدَتُ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا

اس دن میں پیدا کیا گیا اور اسی دن محمد پر قرآن نازل ہوا شروع ہوا۔ اسے سلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ ۱۰۰۔** ہر مہینے میں تین روزے رکھنا مستحب ہیں۔

عَنْ مَعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَايِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت معاذ عدویہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ہر ماہ میں دن کے روزے رکھا کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں "معاذ عدویہؓ نے عرض کیا مہینے کے کون سے تین دن؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کوئی سے تین دن رکھ لیا کرتے تھے، اسے سلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ ۱۰۱۔** نفلی روزے کی نیت دن میں زوال سے پہلے کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ کچھ کھایا یا نہ ہو۔

حدیث تضاویہ کے مسائل میں مسکنبر ۲۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ ۱۰۲۔** نفلی روزے کی قضا واجب نہیں۔

حدیث نیک کے مسائل میں مسکنبر ۶۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ ۱۰۳۔** نفلی عبادت میں اعتدال اور میانہ روی افضل ہے۔

حدیث تزاویہ کے مسائل میں مسئلہ نمبر ۵۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

**مسئلہ ۱۰۴۔** صیام اربعین (مسلل چالیس روزوں کا چہلہ) سنت

رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آثار صحابہؓ سے ثابت نہیں۔

# الصِّيَامُ الْمَمْنُوعُ وَالْمَكْرُوهُ

## ممنوع اور مکروہ روزے

مسئلہ ۱۰۵ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے رکھنا منع ہیں۔

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ هَذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمٌ رَفَطَكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ سُكِّكُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید ادا کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان دونوں دنوں کے روزے رکھنے سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ پہلا دن جب تم روزے ختم کرو دوسرا دن جب تم قربانی کا گوشت کھاؤ۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۶ صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

مسئلہ ۱۰۷ اگر کوئی شخص اپنے معمول کے مطابق جمعہ کا روزہ رکھے تو جائز ہے مثلاً کوئی شخص ہر دوسرے یا تیسرے دن روزے رکھنے کا عادی ہے اور کسی دن جمعہ کا روزہ آجاتا ہے تو وہ جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَخْتَصُمُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصُمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونُوا فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کی رات (جمعا اور جمعرات کی درمیان) رات کو قیام اٹھنے کے لیے مقرر نہ کرو ہاں اگر کوئی شخص روزے رکھنے کا عادی تھا اور اس میں جمعہ آجائے تو پھر جائز ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ يَوْمًا بَعْدَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی آدمی صوم جمعہ کا روزہ نہ رکھے اگر رکھنا چاہے تو ایک دن پہلے یا پچھلا ساغلا کے رکھے (یعنی جمعرات اور جمعہ کا یا جمعہ اور جمعرات) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۸ صوم وصال (یعنی شام کے وقت روزہ افطار نہ کرنا اور کچھ کھائے پیئے بغیر اگلے روزہ شروع کر دینا) مکروہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوَصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَيْتُ يَطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي مُتَّقٍ عَلَيْهِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے مجھے میرا رب کھلاتا بھی ہے پلا تا بھی ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۹ رمضان شروع ہونے سے پہلے استقبال کے طور پر روزے رکھنا منع ہیں۔

مسئلہ ۱۱۰ اگر کوئی شخص اپنے گزشتہ معمول کے مطابق روزے رکھتا چلا آ رہا ہے اور وہ دن انفاقاً رمضان سے ایک یا دو روز پہلے آگیا تو کوئی حرج نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ يَصُومُ يَوْمٌ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان سے ایک یا دو روز پہلے کوئی آدمی روزہ نہ رکھے البتہ شخص جو اپنے معمول کے مطابق روزے رکھتا آ رہا ہے وہ رکھ سکتا ہے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۱ مسلسل روزے رکھنا منع ہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ فَإِنْ جَسَدَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لِرُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لِرُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ الدَّهْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے عبداللہ! مجھے خبر ملی ہے کہ تم ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو میں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کرتا ہوں آپ نے فرمایا ایسا مت کرو۔ روزہ رکھو بھی ترک بھی کرو۔ رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی کرو۔ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ تمہارا جہان کا تم پر حق ہے جس نے مسلسل روزے رکھے اس کا کوئی روزہ نہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۲ ایام تشریق (یعنی ۱۲، ۱۳، ۱۴ ذی الحجہ) کے روزے رکھنا منع ہیں۔  
البتہ جو حاجی قربانی نہ دے سکے وہ مئی میں ایام تشریق کے روزے رکھ سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمَّنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایام تشریق میں کسی آدمی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اس حاجی کے جو قربانی دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۳ حاجی کو عرفات میں نوذوالحجہ (یوم عرفہ) کا روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ لَمْ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بَلَدَيْنِ فَشَرِبَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَعْرِفُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کو روزہ رکھے ہوئے سمجھا تو میں نے آپ کے پاس دو دھبی جاسے آپ نے نوش فرمایا۔ اُس وقت آپ عرفہ میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۴ نصف شعبان کے بعد روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَقِيَ نِصْفُ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نصف شعبان باقی رہ جائے

(یعنی رمضان سے پندرہ دن پہلے) تو نفل روزے نہ رکھو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۵ عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَرَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے مسئلہ ۱۱۶ صرف عاشورا (۱۰ محرم) کا روزہ رکھنا مکروہ ہے نواوردیں محرم یا دس اور گیارہ محرم و دودن کے روزے رکھتے چاہئیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جِئْتُ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصَيَابِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُعْظَمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عاشورا (دس محرم) کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دس محرم تو یہود و نصاریٰ کے نزدیک بڑی عظمت کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا: اچھا آئندہ سال ہم انشاء اللہ دس محرم کے ساتھ نو محرم کا روزہ بھی رکھیں گے۔ لیکن آئندہ سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۱۔ یوم عاشورا (دس محرم) کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے تھے ان سے وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا اس روز اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ذبح پر لے کر فرمایا تھا ہذا ہم شکرانے کے طور پر اس دن کا روزہ رکھتے ہیں رسول اکرم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا ہم یہودیوں کی نسبت ہم موسیٰ کے زیادہ قریب ہیں۔ اور مسلمانوں کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا بخیر حبیب رحمان کے روزے فرض کئے گئے اب آپ نے فرمایا اب جو چاہے دس محرم کا روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے (جو اللہ مسلم شریف)

مسئلہ ۱۱۷ صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أُخْتِ الصَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا لِحَاءٍ عِنَبَةٍ أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَعْهُ. رَوَاهُ ابْنُ خَرِيمَةَ

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن صماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہفتے کا روزہ سوائے فرض روزے کے نہ رکھو اگر کھانے کو اور کوئی چیز نہ ملے تو انگور کی بکڑی یا کسی درخت کی پھال ہی چبا لو۔ اسے ترمذی نے حسن کہا اور نسائی اور ابن خزمیہ نے بھی روایت کیا ہے۔

وضاحت :- ہفتہ چونکہ اہل کتاب کی عید کا دن تھا لہذا آپ نے ان کی مخالفت کے لیے ہفتہ کے ساتھ جمعہ یا اتوار کا دن ملا کر روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔





## الْإِعْتِكَافُ

### اعتکاف کے مسائل

مسئلہ ۱۱۸ اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے اور اس کی مدت بیس یوم ہے

مسئلہ ۱۱۹ ہر مسلمان کو رمضان المبارک میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن پاک کی

تلاوت مکمل کرنی چاہیے :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يُعَرِّضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَّضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكَفَ عَشْرَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ہر سال (رمضان میں )

ایک بار قرآن پڑھا جاتا جس سال آپ نے وفات پائی اس سال آپ کے سامنے دوبارہ قرآن مجید تم کیا

گیا۔ اسی طرح ہر سال آپ دس دن کا اعتکاف فرماتے لیکن سال وفات آپ نے بیس یوم کا اعتکاف

فرمایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۱۲۰ اعتکاف کے لیے فجر کی نماز کے بعد اعتکاف کی جگہ بیٹھنا مسنون ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكِفِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهٗ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ

فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر مکلف میں داخل ہوتے۔ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے  
**مسئلہ ۱۲۱** اعتکاف کرنے والا بستر اور چارپائی استعمال کر سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يَوْضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أَسْطَوَانَةِ التَّوْبَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو نبی کریم ﷺ کے لئے بستر پھلایا جاتا، ستونِ توبہ (مسجد نبوی کے ایک ستون کا نام) کے پیچھے آپ کی چارپائی بکھدی جاتی (ابن ماجہ)۔

**مسئلہ ۱۲۲** اعتکاف کرنے والے کی بیوی ات کو ملاقات کے لیے آ سکتی ہے۔  
 اور اعتکاف کرنے والا بیوی کو گھر تک چھوڑنے کے لیے مسجد سے باہر آ سکتا ہے۔

عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَأَتَتْهُ أَزْوَارُهُ لَيْلًا فَحَدَّثَتْهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِقَلْبِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں رات کو نبی اکرم ﷺ سے ملنے آئی اور باتیں کرتی رہی واپس جانے کے لئے اٹھی تو نبی اکرم ﷺ مجھے واپس چھوڑنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ ۱۲۳** اعتکاف کرنے والا اگر ضروری کام سے باہر نکلے اور راستے میں کسی مریض سے ملاقات ہو جائے تو چلتے چلتے اس کا حال پوچھ لینا درست ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعْرِجُ بِسَأَلٍ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں بیمار کے پاس سے گزرتے گزرتے اس کا حال پوچھ لیتے لیکن حال پوچھنے کے لئے ٹھہرتے نہیں تھے۔ اسے

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۳ مردوں کو اعتکاف میں ہی کرنا چاہیے

مسئلہ ۱۲۵ رمضان میں اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۳۶ حالت اعتکاف میں بیمار پرسی کے لیے جانا جنازے میں

شریک ہونا بیوی سے جماعت کرنا۔ بشری تقاضوں کے بغیر اعتکاف کی جگہ سے باہر جانا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَلَسَنَةُ عَلَى الْمُتَكِّفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يَبَايِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ بیمار پرسی کو نہ جائے، جنازے میں شریک نہ ہو، بیوی کو نہ چھوئے اور نہ اس سے جماعت کرے اعتکاف کی جگہ سے ایسے ضروری کام (یعنی قضاے حاجت، فرض غسل وغیرہ) کے بغیر نہ نکلے جس کے بغیر چاہے ہی نہ ہو اعتکاف روزے کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور جامع مسجد میں ہوتا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۷ عورتوں کو بھی اعتکاف کرنا چاہیے۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نبی ﷺ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی بعض بیویوں نے بھی اعتکاف کیا ہے۔

بخاری اکھلم نے روایت کیا ہے۔

## فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

### لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کے مسائل

مسئلہ ۱۲۸ لیلۃ القدر میں عبادت گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۹ لیلۃ القدر کی سعادت سے محروم بننے والا بہت ہی بد نصیب ہے۔

وَعَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مُحْرَمٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ جو مہینہ تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (قدر و منزلت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس (کی سعادت حاصل کرنے) سے محروم رہا وہ ہر بجلالی سے محروم رہا نیز فرمایا لیلۃ القدر کی سعادت سے صرف بے نصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۰۔ لیلة القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنی چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَيْتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان

کے آخری عشرے (دس دن) کی طاق راتوں میں لیلة القدر کو تلاش کرو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۱۳۱۔ رمضان کے آخری عشرے میں بہت زیادہ عبادت کرنی چاہیے

مسئلہ ۱۳۲۔ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل و عیال کو عبادت کے لئے خصوصی ترغیب دلانا مستحسن ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے

میں باقی دنوں کی نسبت عبادت میں بہت زیادہ کوشش فرماتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِزْرَهُ وَاحْمَى لَيْلَهُ وَأَيَّقَطَ أَهْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہوتے تو رسول اللہ

ﷺ عبادت کے لیے کمر بستہ ہو جاتے۔ راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے۔ اسے

بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۳ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کتنی تہ تلاوت قرآن اور انفاق فی سبیل اللہ فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ يَغْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيَّ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَ جِبْرِيلَ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ عجلائی کرنے میں بہت سخی تھے لیکن رمضان میں اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ رمضان میں حضرت جبریل ہر رات تشریف لاتے اور نبی اکرم ﷺ انہیں قرآن مجید سناتے۔ جب جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لاتے تو آپ کی سخاوت تیز ہواؤں سے بھی زیادہ بڑھ جاتی۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۳۴ لیلۃ القدر میں یہ عاپڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيْ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا ؟ قَالَ قُولِي «اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں شب قدر پر پالوں تو کون سی دعا پڑھوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہو یا اللہ! تو معاف کر دینا (اے اللہ!)، معاف کرنا پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف فرما۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

## صَدَقَةُ الْفِطْرِ

### صدقہ فطر کے مسائل

مسئلہ ۱۳۵ صدقہ فطر فرض ہے ۔

مسئلہ ۱۳۶ صدقہ فطر کا مقصد روئے کی حالت میں سرزد ہونے والے گناہوں سے خود کو پاک کرنا ہے ۔

مسئلہ ۱۳۷ صدقہ فطر نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہیے ورنہ عام صدقہ شمار ہوگا ۔

مسئلہ ۱۳۸ صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسْكِينِ فَمَنْ آدَاَهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ آدَاَهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهَ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر

روزے دار کو بے ہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے لئے نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے فرض کیا ہے جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہوگا ۔ ا سے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ،  
مسئلہ ۱۳۹ صدقہ فطر بلا امتیاز ہر مسلمان پر فرض ہے ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجٍ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

عمر واپنے باپ شعیب سے، شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمر بن عامر) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کی گلی کوچوں میں اعلان کرانے کے لئے آدمی بھیجا کہ لوگو سنو۔! صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۰ صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے جو پونے تین سیر یا ڈھائی کوگرام کے برابر ہے۔

مسئلہ ۱۴۱ صدقہ فطر ہر مسلمان غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹا، بڑا، روزہ دار، بھو یا غیر روزہ دار صاحب نصاب بھو یا نہ ہو سب پر فرض ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: جس شخص کے پاس ایک دن رات کی خوراک میریزہ مودہ صدقہ ادا کرنے سے مستثنیٰ ہے۔

مسئلہ ۱۴۲ صدقہ فطر غلہ کی صورت میں دینا افضل ہے

مسئلہ ۱۴۳ گھوٹوں، چاول، جو، کھجور، منقہ یا بنیر میں سے جو چیز زیر استعمال ہو وہی دینی



پایسے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع غلہ یا ایک صاع جوہر یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقہ یا ایک صاع پنیر دیا کرتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۴ صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت آخری روزہ افطار کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے لیکن عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کیا جاسکتا ہے۔  
مسئلہ ۱۴۵ صدقہ فطر گھر کے سرپرست کو گھر کے تمام افراد میوہ پھول اور ملازموں کی طرف سے ادا کرنا چاہیے۔

عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ بَنِيهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقہ فطر دیتے تھے حتیٰ کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو دیتے تھے جو قبول کرتے اور عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے دیتے اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



## صَلَاةُ الْعِيدِ

### نماز عید کے مسائل

مسئلہ ۱۳۶ عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کوئی ٹیٹھی چیز کھانا سنت ہے۔  
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْدُو  
يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَاكُلُهُنَّ وَنَرَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ عید الفطر کے دن کھجوریں کھا  
بغیر عید گاہ کی طرف نہیں جاتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کھجوریں طاق کھاتے تھے۔ اسے بخاری  
نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۰ نماز عید کے لیے پیدل جانا سنت ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْرَجَ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئَا رَوَاهُ  
الترمذِيُّ وَحَسَنُهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عید گاہ کی طرف پیدل جانا سنت ہے اسے ترمذی نے  
روایت کیا اور حدیث کو حسن کہا ہے۔

مسئلہ ۱۴۸ عید گاہ جانے اور آنے کا راستہ بدلنا سنت ہے۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ  
عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ عید کے روز عید گاہ میں آنے والے کا راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔  
 مسئلہ ۱۴۹ نماز عید بستی سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا سنت ہے۔  
 مسئلہ ۱۵۰ نماز عید کے لیے خواتین کو بھی عید گاہ میں جانا چاہیے۔

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ الْحَيَضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدَنَّ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَدَعَوْتُهُمْ وَنَعْتَرُلُ الْحَيَضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عید گاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شرکت کریں۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۱ عید گاہ جانے میں کوئی مجبوری ہو مثلاً بارش یا آندھی وغیرہ تو نماز عید مسجد میں ادا کی جاسکتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَآحَدٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ عید کے روز بارش ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔ اسے ابو داؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۲ نماز عید کے لیے اذان ہے نہ اقامت۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بَعِيرٍ أَذَلَّ وَلَا إِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دو روزہ نہیں کئی مرتبہ عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۲ عیدین کی نماز میں پہلے نماز اور پھر خطبہ پڑھنا مسنون ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمِصَلِّ فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ مُجْلِسُونَ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيُعْطِهِمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف نکلنے تو سب سے پہلے نماز ادا فرماتے نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھ رہتے نبی اکرم ﷺ انہیں وعظ فرماتے وصیت کرتے اور ضروری احکام صادر فرماتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا

مسئلہ ۱۵۳ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں مسنون ہیں پہلی رکعت میں قرآن کے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرآن کے پہلے پانچ تکبیریں پڑھنی چاہئیں۔

عَنْ تَائِفِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْفِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْفِرَاءَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت تائیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نماز میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۵ نماز عید کی زائد تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ .

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۶ خطبہ کے دوران خطیب کا ٹھوڑی دیر بیٹھنا مسنون ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَلَسْتُ أَنْ تَخْطُبَ الْإِمَامُ فِي الْعِيدَيْنِ حُطْبَتَيْنِ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ .

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ فرماتے ہیں عیدین میں امام کے دو خطبے پڑھنا اور بیٹھ کر انہیں الگ کرنا سنت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۷ نماز عید کے پہلے یا بعد کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدِهِ فَقَصَلَ رُكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم عید کے روز (گھر سے) نکلے دو

رکعت نماز عید ادا فرمائی اور اس سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ اسے احمد، بخاری، مسلم۔

ابو الدرداء ترمذی۔ نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۸ عیدین کی نماز تاخیر سے پڑھنا ناپسندیدہ ہے۔

مسئلہ ۱۵۹ عید الفطر کی نماز کا وقت اشراق کی نماز کا وقت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَىٰ فَأَتَكَرَّ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ وَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَعْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَذَلِكَ حِينَ السَّيِّحِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهٗ .

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے لوگوں کے ساتھ عید گاہ روانہ ہوئے تو امام کے دیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا: ہم تو اس وقت نماز پڑھ کر فارغ بھی ہو جایا کرتے تھے اور وہ اشراق کا وقت تھا۔ اسے ابو الدرداء اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۰ عید الاضحیٰ کی نماز نسبتاً جلدی اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھنا مستحسن ہے۔

ہے۔

عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِسَجْرَانَ عَجَلِ الْأَضْحَىٰ وَآخِرِ الْفِطْرِ وَذَكَرَ النَّاسَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ

حضرت ابو الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجاز کے گورنر عمرو بن حزم کو تحریری طے دیر یہ ہدایت فرمائی: ”عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھو اور عید الفطر کی نماز تاخیر سے پڑھو اور لوگوں کو خطبہ میں نیکی کی نصیحت کرو۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۱ عید گاہ آتے جاتے بکثرت تکبیریں پڑھنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَعْدُو إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيَكْبِتُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى ثُمَّ يَكْبِتُ بِالْمُصَلَّى حَتَّى إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ تَرَكَ التَّكْبِيرَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن صبح صبح سورج نکلنے ہی عید گاہ تشریف لے جانے اور عید گاہ تک تکبیریں کہتے جاتے۔ پھر عید گاہ میں بھی تکبیریں کہتے رہتے یہاں تک کہ جب امام خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھ جاتا تو تکبیریں پڑھنا چھوڑ دیتے اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔  
مسئلہ ۱۶۲ مسنون تکبیر کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَكْبِتُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق (۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ) میں تکبیر پڑھا کرتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد۔ اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔  
مسئلہ ۱۶۳ عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے قبل درج بالا صحیح کی نماز پڑھنے کے بعد کوئی چیز کھانا سنت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

حضرت عبداللہ بن مریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے موقع پر نماز کے لیے جانے سے پہلے ضرور کچھ کھایا کرتے اور عید الاضحیٰ کے موقع پر نماز عید پڑھنے سے پہلے کوئی چیز نہیں کھایا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۴ اگر جمعہ کے روز عید آجائے تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید

پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ادا کی جائے تو بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ قَلْبُ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِثْدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَعَهُ عَنِ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا نَجْمَعُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مہتابے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید دوسرا جمعہ) اکٹھی ہو گئی ہیں جو چاہے اُس کے لئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے لیکن ہم دونوں (یعنی جمعہ اور عید) ادا کریں گے۔ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۵ ابر کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہ دے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آچکا ہے تو روزہ کھول دینا چاہیے۔

مسئلہ ۱۶۶ اگر چاند کی اطلاع زوال سے قبل ملے تو نماز عید اسی روز ادا کر لینی چاہیے اگر زوال کے بعد اطلاع ملے تو نماز عید دوسرے روز ادا کی جائے گی۔

عَنْ أَبِي عَمِيرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرَةَ لَهْ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالُوا: غَمَّ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُمْطَرُوا مِنْ يَوْمِهِمْ وَأَنْ يَحْجُومُحُوا لِعِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ. — رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے انصاری چچاؤں سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ہمیں شوال کا چاند ابر کی وجہ سے دکھائی نہیں دیا اور ہم نے روزہ رکھ لیا۔ پھر دن کے



آخر میں ایک قافلہ آیا قافلہ والوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گواہی دی کہ انہوں نے رات چاند دیکھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اس دن کا روزہ افطار کرنے کا حکم دیا، اور یہ بھی فکر لوگ کل صبح نماز عید کے لئے (گھر سے نکلیں۔ اسے احمد ابو داؤد نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)

مسئلہ ۱۶۷ اگر کسی کو عید کی نماز نہ مل سکے یا بیماری کی وجہ سے عید گاہ نہ جاسکے تو دو رکعت تنہا ہی ادا کر لے۔

مسئلہ ۱۶۸ گاؤں میں بھی نماز عید پڑھنی چاہیئے۔

أَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَاهُمُ ابْنُ أَبِي عُبَيْتَةَ بِالزَّائِرَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يَصَلُّونَ رَكَعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا قَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی قتیبہ کو نماز اور بیگاؤں میں نماز پڑھانے کا حکم دیا تو ابن ابی قتیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور سب نے شہر والوں کی تکبیر کی طرح تکبیر اور نماز کی طرح نماز پڑھی۔

عکرمہ نے کہا: گاؤں کے لوگ عید کے روز جمع ہوں اور دو رکعت نماز پڑھیں جس طرح امام پڑھتا ہے عطاء نے کہا جب کسی کی نماز عید فوت ہو جائے تو وہ دو رکعت نماز ادا کر لے۔ اسے بخاری شریف نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۹ عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے اور خطبہ سننے کے بعد استطاعت رکھنے

والے پر قربانی سنت مؤکدہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ سَعَةً لَإِنَّ يَصْحِي فَلَمْ يَصْحَ فَلَا يَحْضُرُ مَصَلَاتَنَا. «رَوَاهُ الْحَاكِمُ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو پھر بھی قربانی نہ کرے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۰ قربانی کرنے کے آداب۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ دَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَى وَكَتَبَ قَالَ رَأَيْتُهُ وَاضِعاً قَدَمَهُ عَلَى صَفَاحِيهِمَا وَيَقُولُ (بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دو سفید سبکوں والے دنبے ذبح کیے۔ میں نے دیکھا کہ آپ اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھے ہوئے تھے اور بسم اللہ اکبر پڑھ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِحَذِّ الشِّفَارِ وَأَنْ تَوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ (جب قربانی کو تو پھر بلاں خوب تیز کر دو۔ جانور سے چپا کر رکھو۔ اور جب ذبح کرنے لگو تو ہلکی ذبح کرو۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۱ ایک سال کی عمر کا بھیڑ کا بچہ قربانی کے لیے جائز ہے

عَنْ عُمَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ

بھیڑ کے ایک سال کے بچے کی قربانی دی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ ۲۳** گائے کی قربانی میں زیادہ سے زیادہ سات اور اونٹ کی قربانی میں زیادہ سے زیادہ دوں دمی شریک ہو سکتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَصْحَىٰ فَلَذَبَحْنَا الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَعِيرَ عَنْ عَشْرَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهٗ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے دوران سفر عید الاضحیٰ آگئی تو ہم نے ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے ذبح کیا۔ اسے احمد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ ۱۷۳** گھر کے سرپرست کی طرف سے دیگی قربانی ساڑھے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتْ الصَّحَابَا فِيكُمْ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يُصَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تم لوگ قربانی کس طرح دیا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ عید کے سات میں ہر آدمی اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی دیا کرتا تھا۔ اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے تصحیح کیا ہے۔

**مسئلہ ۱۷۴** عید الاضحیٰ کی نماز سے قبل اگر کسی نے جانور ذبح کر دیا تو وہ قربانی شمار

نہیں ہوگی۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ دَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَعِدْ مُتَّقٍ عَلَيْهِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے روز فرمایا: جس نے نماز سے قبل جانور ذبح کر دیا۔ اُسے دوبارہ قربانی دینی چاہیے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔  
مسئلہ ۱۷۵ جسے قربانی دینا ہو وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک ناخن اور بال وغیرہ نہ کاٹے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحَجَ فَلَا يَمَسْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ بَشَرِهِ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی ذی الحجہ کی دسویں عید الاضحیٰ کو قربانی دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے جسم کے کسی بھی حصہ سے بال نہ کاٹے اور نہ ہی ناخن کاٹے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۶ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمٍ بُدِّنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِائَةٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (كُلُوا وَتَرَوْدُوا) مُتَّقٍ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قربانی کا گوشت مٹی کتے تین دنوں سے زیادہ استعمال نہیں کرتے تھے۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نصحت دے دی اور فرمایا: کھاؤ اور جمع کر کے بھی دیکھو۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۷ قربانی کا پیسہ کسی دوسری جگہ خرچ کرنے سے نہ قربانی

کا ثواب ملتا ہے۔ اس کا بدل بن سکتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَنْفَقْتُ  
الْوَرَقَ فِي شَيْءٍ أَهْضَلَ مِنْ بَجِيرَةٍ فِي يَوْمِ عِيدٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قربانے  
کے روز قربانی پر خرچ کرنا دوسرے تمام کاموں پر خرچ کرنے سے افضل ہے۔ اسے دارقطنی نے  
روایت کیا ہے۔

مسئلہ - ۱۷۸ قربانی سے قبل جانور کو کسی قبریہ مزار کا طواف کروانا  
سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ نماز عید کے بعد معاف کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۸۰ نماز عید کے بعد تقبل اللہ منا ومنک کہنا

سنت سے ثابت نہیں۔



## الْأَحَادِيثُ الضَّعِيفَةُ وَالْمَوْضُوعَةُ فِي الصَّوْمِ

### روزوں کے بارے میں ضعیف اور موضوع احادیث

① « إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، نَادَى الْجَلِيلُ رَمَضَانَ حَازِنُ الْجَنَانِ. فَيَقُولُ: لَيْتَكَ وَسَعْدَيْكَ. وَفِيهِ: أَمْرَةٌ يَفْتَحُ الْجَنَّةُ، وَأَمْرٌ مَالِكٌ يَخْلُقُ النَّارَ. »  
 رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کو کھاتا ہے تو وہ کہتا ہے (یا اللہ!) میں ماضیوں میں اللہ تعالیٰ اسے جنت کھولنے کا حکم دیتے ہیں اور جہنم کے دروازے کو جہنم بند کرنے کا حکم دیتے ہیں۔  
 وضاحت ۱- یہ حدیث موضوع (گھڑی ہوئی) ہے۔

② « أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ أَهَلَ - رَمَضَانَ - تَوَعَّلَمَ الْوَهْدُ مَا رِي رَمَضَانَ كُنْتُ أَتِي أَنْ يَكُونَ رَمَضَانُ الشَّنَّةَ كُلَّهَا - الْخ. »  
 رمضان کا چاند طلوع ہونے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بندے رمضان کی فضیلت جان لیں تو سارا سال رمضان رہنے کی خواہش کرنے لگیں۔  
 وضاحت ۱- یہ حدیث موضوع ہے۔

③ « إِذَا كَانَ [أَوَّلُ - ۳] لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، نَظَرَ اللَّهُ إِلَى خَلْقِهِ الْعَقَابِ، وَإِذَا نَظَرَ اللَّهُ إِلَى عَبْدٍ لَمْ يَعْذِبْهُ »  
 رمضان کی پہلی تین راتوں میں اللہ تعالیٰ روزہ دار لوگوں پر نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کسی بندے پر نظر فرماتا ہے تو اسے عذاب نہیں کرتا۔  
 وضاحت ۱- یہ حدیث موضوع ہے۔

(۴) «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِتَارِكٍ أَحَدًا مِنَ السَّالِمِينَ صَبِيحَةً أَوْ لَيْلًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا عَمَّرَهُ».

”اللہ تعالیٰ رمضان کی پہلی صبح ہی تمام مسلمانوں کو بخش دیتا ہے۔“

وضاحت ۱۔ اس کی سند میں ایک راوی کذاب ہے۔

(۵) «إِنَّ يَدَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ أَلْفَ أَلْفٍ عَبْدٍ يَتَّقِي مِنَ النَّارِ».

”رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔“

وضاحت ۱۔ یہ حدیث بے بنیاد ہے

(۶) «مُؤْمِنًا نَصَحُوا».

”روزہ رکھو صحتمند رہو“ یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔

(۷) «لِكُلِّ نَفْسٍ رَكَاتٌ، وَرَكَاتُ الْجَسَدِ الصَّوْمِ».

”ہر چیز کی رکوع ہے اور جسم کی رکوع روزہ ہے“ وضاحت ۱۔ یہ حدیث ضعیف ہے

(۸) «ثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُونَ عَنْ نَيْمِهِمُ الْمُطْعَمُ وَالْمَشْرَبُ وَالْمَقِيلُ وَالْمُسْحَرُ، وَصَاحِبُ

الْعَصِيفِ. وَثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُونَ عَنْ سَوْءِ الْخَلْقِ: الْمُرْبُصُ، وَالصَّانِعُ، وَالْإِمَامُ الْمَادِي».

”تین آدمیوں سے کھانے پینے کی نعمتوں کا سوال نہیں ہوگا۔ ۱۔ افطار کریں والا۔ ۲۔ سحری کھا کر والا۔ ۳۔ اور میزبان،

تین آدمیوں سے بلا اخلاق کا حساب نہیں لیا جائے گا۔ ۱۔ مرہٹن۔ ۲۔ روزہ دار۔ ۳۔ اور عادل حاکم۔“

وضاحت ۱۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

(۹) «مَنْ قَطَّرَ صَائِغًا عَلَى طَعَامٍ وَشَرَّابٍ مِنْ حَلَاكِ: صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ».

”جس نے رزقِ حلال سے روزہ افطار کروایا اس کے لئے فرشتے رحمت کی دھاریں کرتے ہیں۔“

وضاحت ۱۔ یہ حدیث بے بنیاد ہے۔

(۱۰) «إِنَّ اللَّهَ أَوْحَىٰ إِلَيَّ الْمُحَقَّلَةَ: أَنَّ لَا تَكْتُبُوا عَلَى صَوَامٍ يَحْبِسُنِي بَعْدَ الْعَصْرِ سِتَّةً».

”اللہ تعالیٰ کو امانا کا تین کو حکم دیتے ہیں کہ میرے روزہ دار بندوں کے عصر کے بعد کے گناہ نہ لکھے جائیں“

وضاحت ۱۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ناقابل اعتماد ہے۔

(۱۱) «مَنْ أَفْطَرَ عَلَى نَمْرَةٍ مِنْ حَلَالٍ، زِيدَ فِي صَلَاتِهِ أَرْبَعِينَ صَلَاةً».

”جس نے رزق حلال کی کجھور سے روزہ افطار کی اس کی نمازوں میں چار سو نمازوں کا اضافہ کیا جائے گا۔“

وضاحت ۱۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

(۱۲) «حَسَنٌ يُعْطَرُ الصَّائِمَ، وَيَنْقُصُ الْوُضُوءَ: الْكَذِبُ، وَالْبَغْيَةُ، وَالْفَيْبَةُ، وَالنَّظَرُ بِشَهْوَةٍ، وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ».

”پانچ چیزیں روزہ اور وضو توڑ دیتی ہیں ۱۔ جھوٹ ۲۔ پتلی ۳۔ غیبت ۴۔ شہوت کی نظر ۵۔ جھوٹی قسم“

وضاحت ۱۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی کذاب ہے۔

(۱۳) «مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَلَيْبُدُّهُ. فَإِنْ لَمْ يَحِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، السَّائِكِينَ».

”جس نے رمضان کا ایک روزہ ترک کیا وہ ایک ہانور کی قربانی دے جو قربانی روزے کے وہ تیس ماہ یعنی ۵۰

کلوگرام کجھوریں مکینوں میں تقسیم کرے۔“

وضاحت ۱۔ اس حدیث میں ایک راوی کذاب ہے۔

(۱۴) «مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُحْصَةٍ وَلَا حُدُودٍ، كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ

ثَلَاثِينَ يَوْمًا، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتُونَ، وَمَنْ أَفْطَرَ ثَلَاثًا كَانَ عَلَيْهِ سِتُونَ يَوْمًا».

”جس نے رمضان کا ایک روزہ بلا عذر ترک کیا وہ اس کے بدلے میں تیس روزے رکھے جس نے دو روزے چھوڑے



ساتھ روزے رکھے اور جس نے تین روزے چھوڑے وہ نوے دن کے روزے رکھے۔

وضاحت :- یہ حدیث شبہ ثبوت ہے ۔

(۱۵) «مِمَّنْ الْيَقَصَ، أَوَّلُ يَوْمٍ: يَمْدُلُ ثَلَاثَةَ آلَافٍ سَنَةٍ، وَالْيَوْمُ الثَّانِي: يَمْدُلُ عَشْرَةَ آلَافٍ سَنَةٍ، وَالْيَوْمُ الثَّالِثُ: يَمْدُلُ عَشْرِينَ آلَافَ سَنَةٍ»۔

”یام یقاص (چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے دن) کے روزے رکھو پیسے دن کے روزہ کا ثواب تین ہزار سال کے برابر ہے دوسرے دن کا ثواب دس ہزار سال کے برابر اور تیسرے دن کا ثواب بیس ہزار سال کے برابر ہے۔“

وضاحت :- اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا ۔

(۱۶) «رَجَبُ شَهْرِ اللَّهِ، وَشَعْبَانُ شَهْرِي، وَرَمَضَانُ شَهْرُ أُتَيْبِي، قَرَنَ صَامٌ مِنْ رَجَبٍ يَوْمَيْنِ، فَلَهُ بَيْنَ الْأَخْرِ ضَعْفَانِ، وَوَزَنُ كُلِّ ضَعْفٍ مِثْلُ رِجَالِ الدُّنْيَا»

”رجب اللہ کا مہینہ ہے شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے جس نے رجب کے روزے رکھے اس کے لیے دوگنا اجر ہے اور ایک گنا کا وزن دنیا کے ایک پہاڑ کے برابر ہے۔  
وضاحت :- یہ حدیث موضوع ہے ۔

نوٹ :- مندرجہ بالا تمام موضوع احادیث امام شوکانی کی کتاب ”الفرائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ“ سے نقل کی گئی ہیں مزید تفصیل مذکورہ بالا کتاب سے دیکھی جاسکتی ہے ۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتَجَرَّعُ الصَّالِحَاتُ وَالْفُتُوحَاتُ عَلَى صَلَوةٍ وَسَلَامٍ عَلَى أَفْضَلِ  
الْبَرِيَّاتِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ يَا رَحْمَتُكَ يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ



## ہماری دعوت پیہ کہ !

1۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا چھوڑ دیا ہے یا چھوڑ دیا ہے یا چھوڑ دیا ہے کرنے کی اجازت دی ہے اُسے سن و سن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ نے منع فرمایا ہے اُس سے رک جائیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۵۹: ۱) ”جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اُس سے رک جاؤ۔“ (سورۃ حشر، آیت نمبر ۵۹)

2۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیاتِ طیبہ میں نہیں کیا، وہ کام اپنی مرضی سے کر کے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھنے کی جرات نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (۳۹: ۱) ”اے لوگو! جو ایمان لاتے ہو! اللہ اور اُس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔“ (سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۳)

3۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کر کے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ (۳۴: ۳۳) ”اے لوگو! جو ایمان لاتے ہو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو (اور کسی دوسرے کی اطاعت کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔“ (سورۃ محمد، آیت نمبر ۳۳)



جو حضرات ہماری اس دعوت سے متفق ہوں، ہم ان سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں !

# كتاب الصَّيام

تأليف

فضيلة الشيخ / محمد إقبال كيلاني

باللغة الأردية